بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد وصلوات کے واضح ہو ازبسکہ اکثر اشخاص کو یہہ خیال ہوتا ہے کہ ان
دونون مذہبون مین بہت تہوڑا سا فرق ہے یعنی سنی اور شیعہ مین اس
واسطے کہ دونون کلمہ پڑہتے ہین مسلمان ہین نماز و روزہ کرتے ہین اور
حج کو جاتے ہین اسیطرح اور امور بہی اکثر ملتے ہین پس اس سے معلوم ہوتا
کہ شاید اصول و فروع ان دونون مذہبون کے ایک سے ہین کچہہ امامت
کے بارے مین فرق ہوگیا ہے اس سے علیحدگی ہوگئی ہے لہذا اسواسطے
اس کتاب کو مہین اردو مین لکہا اور نام اسکا حسن اعتقاد رکہا تاکہ ہر شخص
پر ظاہر ہوجاوے یہہ بات کہ بالکل شیعہ اور سنی کے اصول و فروع مین علیحدگی
ہے ایک امامت ... فرق کیا بس ہے تو ہم اصول دین اہل سنت کا بیان
کرتے ہین اور مختصر طور پر رد بہی کرتے جاوینگے انشاء اللہ تعالے بعد اوسکے
اپنے عقائد کا بیان کرینگے خدا چاہے تو ہر شخص پر حال حق و باطل کا کہل جاوے
فصل اول توحید کے بیان مین۔ جاننا چاہیے کہ اہل سنت خدا کو ایک تو مانتے

ما ان تمسکوا بعدی حتی یردا علی الحوض یعنی اسکے گروہ ہو
بدرستیکہ تم میں چھوڑے جاتا ہوں دو چیزیں بزرگ ایک کلام اللہ دوسرے
اہل بیت میرے کہ یہ دونو جدا نہونگے یہانتک کہ حوض کوثر پر مجھسے ملاقات کریں
پس جو شخص کہ ان دونو کیطرف رجوع کریگا بعد میرے وہ گمراہ نہوگا اور بعد میرے
وہ یقین ہے متفق علیہ ہے پس اون اہل بیت ہو اوصیا اوس جناب کی بارہ ہیں کہ ہر
ایک امام ہر ایک کو ارشاد فرماتے تھے چنانچہ جابر بن عبد اللہ انصاری نے جب وہ آیت
جسوقت آیہ یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر
منکم نازل ہوئی عرض کی یعنی یا رسول اللہ اطاعت خدا و رسول کی تو
ہمپر واجب ہے لیکن اولی الامر کون ہیں کہ جنکی اطاعت خدا نے ساتھ اطاعت
اپنی اور اپنے رسول کی ہمپر واجب کی ہے تب جناب نے فرمایا کہ ای جابر اولی الامر
علی ابن ابیطالب ہیں اور بعد اونکے حسن اور بعد اونکے حسین اور بعد اونکے
علی بن الحسین زین العابدین اور بعد اونکے محمد بن علی کہ توریت میں ملقب
باقر ہیں ای جابر عنقریب تو اونسے ملاقات کریگا پس اوسوقت سلام میرا
پہونچانا اور بعد اونکے جعفر صادق اور بعد اونکے موسی کاظم ہیں اور بعد اونکے
علی بن موسی الرضا اور بعد اونکے محمد تقی اور بعد اونکے علی نقی اور بعد اونکے
حسن عسکری اور بعد اونکے قائم آل محمد ہمنام میرا اور ہم کنیت میرا یہ سب
بعد میرے امام اور پیشوا ہیں ہر مسلمان کو اور حجت الہی ہیں اوپر تمام خلق کے
پس ایسا نہیں کہ کوئی سمجھے کہ اوس جناب نے اظہار وصایت اور امامت کی
تکمیل میں کمی کی اور امت کو حالت پر چھوڑ کے اس جہان فانی سے ملک بقا کو
تشریف فرما ہوئے بلکہ اپنے حین حیات میں بحکم خدا اور بمقام غدیر خم میں علی بن
ابیطالب کو اپنا وصی اور جانشین مقرر کیا بنا بر اثبات [illegible]

پھر فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من
عاداہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ والعن من ظلمہ
یعنی جسکا میں مولا ہوں اوسکا علی بھی مولا ہی خداوندا دوست رکھہ اوسکو
جو علی کو دوست رکھے اور دشمن رکھہ اوسکو جو علی کو دشمن رکھے اور مدد کر اوسکی
جو علی کی مدد کرے اور مخذول کر اوسکو جو علی کی اعانت نکرے اور لعنت کر اوسپر
جو علی پر ظلم کرے پس بموجب حکم اوس جناب کے تمامی عورات اور سب صحابہ
اور انصار و مہاجرین نے جناب علی ابن ابی طالب سے بیعت کی ازانجملہ عمر ابن خطاب
نے بھی بیعت کی اور کہا بخ بخ لک یا علی اصبحت مولای و مولی
کل مومن و مومنۃ یعنی مبارک ہو تمکو اے علی امامت اور امارت مومنوں کی
آج سے تم مولا میرے اور سب مومنین اور مومنات کے ہو پس اوسوقت جبرئیل
جانب رب جلیل سے یہ آیہ لائے الیوم اکملت لکم دینکم واتممت
علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا یعنی جناب عزت نے آج
فرمایا ہے کہ آج کے دن کامل کیا میں نے تمہارے دین کو اور تمام کی میں نے اوپر
تمہارے نعمت اپنی اور پسند کیا میں نے واسطے تمہارے دین اسلام کو پس حضرت
نے تکبیر کہی اور فرمایا الحمد للہ علی اکمال الدین واتمام النعمۃ
ورضا الرب برسالتی وولایۃ علی من بعدی یعنی شکر کرتا ہوں میں
اپنے پروردگار کا کہ کامل کیا اوسنے دین کو اور اتمام کی اوسنے نعمت اپنی اور راضی
ہوا ساتھہ رسالت میری کے اور ولایت علی کی بعد [illegible] سے لیکن بعد وفات
آنحضرت کے جماعت کی ازانکہ سابق ہی الٹے پھر گئے واقعہ سے تمکو معلوم ہے
جسطرح کہ پنہاں تھا اوسکو ظاہر
کیا مولا علیہ السلام کہ میں عرض کرچکا

صاحب خون جہندہ کی اور بسبب گرنے خون حیض یا استحاضہ یا نفاس کے اور
بسبب وقوع میتہ گاؤ کی نہو یا مادہ بلکہ اچھا یہ ہے کہ مالانص فیہ مین یعنی جس نجاست کا
حکم وارد نہین ہوا جب وہ اندرون چاہ واقع ہو تو سب پانی کھینچ ڈالین اور اگر
پانی اوسمین بہت ہو کہ تمام نکالنا متعذر ہو تو ایک روز چار مرد پیشتر صبح صادق
سے اور بعد غروب آفتاب کی تھوڑی سی رات تک اسواسطے کہ تمام دن پانی کے
کھینچنے کا یقین حاصل ہو پانی نکالین جسقدر ہو سکے اور ایام سرما اور گرما مین کچھ فرق
نہین لیکن واسطے نماز جماعت کے سب کا باہم توقف کرنا بنابر مشہور کے جائز ہے اور احوط
یہ ہے کہ دو دو شخص باری باری کھینچین اور چارون بجماعت واحدہ نماز نہ پڑھین
بلکہ وہ دو شخص کہ جو کھینچ چکے ہین اور اونکی باری نہین ہے وہ دونو نماز پہلے پڑھین اگر
کوئی اون دو مین قابل پیش نمازی ہو تو وہ مقتدا ہو اور دوسرا مقتدی ہو
یا کسی اور پیش نماز کی وہ دونو اقتدا کر کے جماعت پڑھین والا منفرداً نماز پڑھین اور
یہی حکم ہے اون دو کا جو باقی ہین اور واسطے مرنے شتر کے ایک کر پانی نکالی
اور بعضی علمانے ذا شتر کے بھی مرنے مین ایک کر فرمایا ہے اور گھوڑے اور بیل
کے بھی مرنے مین ایک کر ہے بنابر قول ایک جماعت کی اور سند اوسکی واضح
نہین اور انسان کے مرنے مین ستر ڈول نکالے اگرچہ مردہ کافر کا بھی ہو
بنابر قول بعض کے لیکن احوط یہ ہے کہ کافر جب واقع ہو چاہ مین تو زندہ باہر آوے
یا مر جاوے سب پانی نکال ڈالین اور واسطے فضلہ انسان کے خواہ مسلمان کا ہو
خواہ کافر کا جب کہ تر ہو یا خشک ہو اور بعد کنوین مین گرنیکے اجزا اوس کے
پراگندہ ہو جاوین تو بعد اخراج عین نجاست کے پچاس ڈول نکالی احتیاطاً
اگر پانی متغیر نہوا ہو اور کتی اور بلی کے مرنے مین چالیس ڈول نکالے اور
اسیقدر یعنی چالیس ڈول واسطے بول مرد و زن کے وارد ہین بعض روایات

مین اور بعض اخبار مین واسطے گرنے بول کے نزح جمیع آب ہی اور یہ احوط ہے
اور بعض روایات مین وارد ہی کہ واسطے کتے اور بلی اور چوہے اور کبوتر اور مرغ خانگی
کے چند ڈول کافی ہین اور پرندون کو مرنے مین کہ ہوتین سو نہایت چھوٹا کبوتر
اور فاختہ وغیرہ ہی اور بڑا اسقدر مرغ ہی سات ڈول بظاہر کافی ہین اور اسیطرح
چوہے کی بھی مرنے مین جسوقت کہ کھال اوسکی بوسیدہ ہوکر شگافتہ یا جدا ہو جاوے
والا تین ڈول کافی ہین بنابر مشہور کی اور بعضے علما نے سات ڈول فرمائی ہین
اور مطلقا اسیطرح اوس لڑکے کی پیشاب مین کہ دودھ پیتا نہو اور سن بلوغ کو
پہونچا نہو بنابر مشہور کے اور اسیطرح غسل جنب مین بھی سات ڈول ہین
اگر نجاست منی وغیرہ نہو اور اسیطرح کتے کے بھی گرنے مین سات ڈول ہین
اگر زندہ باہر آوے اور ابن ادریس نے فرمایا ہے کہ چالیس ڈول جسطرح واسطے
سگ مردہ کی نکالے جاتی ہین اسیطرح چالیس ڈول واسطے سگ زندہ کی
بھی ہین اور عمل اوسپر اولی ہی واللہ العلم اور چھپکلی کے لیے تین ڈول ہین بنابر
قول بعض علما کی اور چڑیا کی مرنے سے ایک ڈول کافی ہی اور اسیطرح سے بعض علما نی
شیرخوار کے بھی پیشاب مین ایک ڈول فرمایا ہی غرض یہ سب حکم اوس صورت مین
واجب یا سنت ہین کہ سبب نجاست کے پانی متغیر نہوا ہو لیکن جس صورت مین
کہ رنگ یا بو یا مزہ مین تغیر ہو تو زوال تغیر جب مقدار شرعی مین ہو جاوے
علی الظاہر کافی ہی اور اگر قبل تمام ہونے مقدار شرعی کے زوال تغیر ہو جاوے
تو کچھ مقدار شرعا ہی اوسکو تمام کرے اور اگر مقدار شرعی سے تغیر نجاوے تو اسقدر
پانی کھینچے کہ زوال تغیر ہو جاوے اور اگر پہلے اسقدر پانی نکالے کہ زوال تغیر
ہو جاوے اور پھر مقدار شرعی نکالے تو احوط ہی اور جبکہ کنوین مین پانی متغیر
پائے پس جسوقت سے کہ علم نجاست کا حاصل ہو تو حکم اوسکا نجس کا ہوتا ہی

دوسرے آفتاب ہی کہ زمین اور دیوار اور حصیر اور بوریا پاک کرتا ہی علی الاشہر
لیکن جسوقت کہ تر ہو اور دہوپ سے خشک ہوجاے اور اگر قبل پہونچنے آفتاب کے
موضع نجاست خشک ہوجاو اور بعد اوسکے دہوپ آوے تو وہ پاک نہین ہوتا
لیکن اگر اوسکو تر کردین اور پھر آفتاب خشک کرے تو پاک ہوگا اور اگر بغیر دہوپ کے
آفتاب کی گرمی سے یا بالکل ہوا سے خشک ہوجاوے تو پاک نہوگا اور اسیطرح اگر
اصل دیوار پاک ہوا اور دونوطرف اوسکی نجس ہوجاوین اور دونوطرف مین سے
ایک طرف کو آفتاب خشک کردے تو وہی جانب پاک ہوگی نہ جانب آخر
لیکن اگر پانی نجس سے دیوار خام بنائی جاوے تو بعض اعلام نے ارشاد کیا ہی
کہ دوسریطرف بہی پاک ہوجاویگی مگر یہ حکم خالی تامل سے نہین پس حکم بہ نجاست
اس صورت مین بہی احوط ہے تیسرے زمین ہی کہ پاؤن کی تلوے اور کفش
اور موزہ کے تلے کو پاک کرتی ہے اور ہر چیز کو کہ جسپر چلتے ہین جب بقدر پندرہ ہاتھ کے چلے
بنابر قول احوط کے اور فقط ملنے سے طہارت محتمل ہے اور شرط ہی کہ عین نجاست
زائل ہوجاوے اور رنگ اور بو کا باقی رہنا قباحت نہین رکھتا لیکن زمین کا
خشک ہونا اور طاہر ہونا احتیاط ہے چوتھے آگ ہی کہ اوس چیز کو پاک
کرتی ہے کہ جسکو جلا کے راکھہ کردے خواہ نجس ہو خواہ متنجس ہو بلکہ دہوان بہی
اوسکا پاک ہوجاتا ہے جیساکہ اکثر علماء نے فرمایا لیکن روغن نجس کے دہوین سے
اجتناب لازم بلکہ ہر اوس شے نجس سے کہ جس کے اجزا دہوین کو ساتھہ متصاعد
ہوجاتی ہین اور دہوین سے منفصل ہوسکتی ہین مثل دود تنباکو نجس کہ اس سے
بہی اجتناب لازم ہی واللہ یعلم اور ظروف نجس مٹی کے کہ آگ مین پکے ہون
طہارت مین اونکی تامل بہت ہی بلکہ کوئلون کی بہی طہارت مین تامل ہے
اور اجتناب احوط ہی پانچوین استحالہ ہی یعنی ایک چیز سے دوسری چیز

ہوجانا مثل اوس خونکے کہ ریم اوسکی بن جائے اور مثل اوس نطفہ کے کہ پاک
حیوان یا انسان اوسکا ہوجائے اور مثل اوس نجس پانیکے کہ حیوان حلال
گوشت کا دودہ یا پیشاب ہوجائے کہ اوسکے سببسے وہ پاک ہوجاتا ہی چھٹی انقلاب
ہے مثل اسکے کہ شراب سرکہ ہوجائے کہ بعد سرکہ ہونیکے پاک ہی بلکہ اسکی تبعیت سے
ظرف بہی پاک ہوجاتاہے ساتوین انتقال ہے مثل اسکے کہ خون انسانکا مچھر
اور جونکے بدن مین منتقل ہوجائے کہ اسکے سببسے وہ پاک ہوجاتاہے اور ظاہرا
کھٹمل کا بہی یہ حکم ہے لیکن جونک اور مانند اوسکی پس طہارت اوس خونکی جو
پیئے ثابت نہین ہے آٹھوین نقصان ہے مثل اسکی کہ شیرہ انگورکی تین
حصو نمین سے دو جل جائین کہ وہ تیسرا حصہ پاک ہوجاتاہے اگر سکر اوسمین
وقت جوش نہ حاصل ہوا ہو اور اوسکی پاک ہونیسے ظرف بہی اوسکا پاک ہوجاتاہے
بنا بر قول بہ نجاست حصیر عنب بدون سکر جیسا کہ بعد ازین مذکور ہوگا +
نوین اسلام ہے کہ نجاست کفر سے انسان کو پاک کرتاہے لیکن کپڑون کا
اوسکی پاک ہونا ثابت نہین کہ جو پہنی ہو اور اسیطرحسے وہ چیز بہی پاک نہین ہوتی
کہ حال کفر مین جسکو رطوبت سے چھوا ہو دسوین مومن کا غائب ہونا نجس پیراہن
اور بدن کو اوسکی پاک کرنیوالا ہے بشرط اسکی کہ وہ عاقل اور بالغ ہو اور اوس نجاست
سے بہی مطلع ہو کہ پیراہن یا بدن مین ہے اور اتنی دیر تک غائب رہے کہ پاک کرنا
اوسکا ممکن ہوسکے پس جسوقت کہ اتنا وقت گذرے کہ گمان نماز پڑہنے کا ہو
چونکہ مقتضی اسلام کا یہ ہے کہ نماز کو ترک نکرے گا تو البتہ واسطے نماز کے طہارت
کے ہوگی اور ظاہر افعال مسلمین کے محمول صحت پر ہین پس اس صورتمین
حکم اوسکا طہارت پر کرسکتے ہین بنا بر قول بعض اور احوط یہ ہے کہ جب تمام وقت
فریضہ گذر گیا ہو یا کچہ قرینہ دال طہارت پر قائم ہو جب حکم بطہارت کیا جاوے

گیارہوین انسان کی آنکھہ اور ناک اور کان اور منہ کے اندر سے عین نجاست کا
زائل ہونا ہے کہ اونکو پاک کرنیوالا ہے بلکہ اوسکو سبب سے دندان اور لعاب دہن
بھی پاک ہوجاتا ہے لیکن بقیہ طعام ہے جو کچھہ کہ دانتون مین رہگیا ہے اگر دور
کرسکے تو یہ بہتر اور مقدم ہے والا کلی سے پاک ہوسکتا ہے اور حیوانات کے بدن
پاک ہونے مین عین نجاست کا زائل ہونا کافی ہے خواہ درندہ ہو خواہ پرندہ
بارہوین تبعیت ہے مثل اسکے کہ کافر مسلمان ہوجائے تو اوسکی لڑکے جو صغیر
ہون اور تمیز نہ رکھتے ہون پاک ہوجاتے ہین اور مشہور یہ ہے کہ کافر کا لڑکا جسوقت
کہ مسلمان کے ہاتھہ مین اسیر ہو اور ملک مین اوسکی آئے تو اوسکی سبب سے
وہ پاک ہوجاتا ہے لیکن حکم بہ نجاست احوط ہے مطلب دوسرا اون چیزونکے
بیان مین ہے کہ جو نجس ہین اور وہ کئی ہین بنابر فتوے کی پہلی اور دوسرے
بول و غائط نجس ہے اوس حیوان کا کہ گوشت اوسکا حرام ہو اور خون جہندہ
بھی رکھتا ہو یعنی خون رگ سے اوچھل کر آتا ہو بلکہ اگر رگومین خون جمع ہو اگرچہ
اوسمین وقت خروج جہندہ کی نہو تو بھی اوسکے بول و غائط کو نجس سمجھے خواہ چرندہ
خواہ پرندہ خواہ جلال اور وہ اوس حیوان سے عبارت ہے کہ غذا اوسکی فضلہ انسان کا
ہو اور بول چمگادڑ کا بھی علی الظاہر نجس ہوتا ہے اور احوط یہ ہے کہ اوسکی فضلہ سے بھی
اجتناب کرے تیسرے منی نجس ہے اوس حیوانکی کہ وہ خون جہندہ رکھتا ہو
خواہ حلال ہو خواہ حرام اور جو خون جہندہ نرکھتا ہو اوسکی منی کی نجاست مین
تردد ہے اور احوط اجتناب ہے اور مذی پاک ہے اور اسی طرح وہ غلیظ پانی کہ بعد پیشاب کے
آتا ہے پاک ہے جسوقت کہ بعد استنجا اور استبرا کے آئے اور مخرج بول نجاست سے
پاک ہو چوتھی میت انسان کی نجس ہے اگر معصوم اور شہید کی نہو اور اسیطرح سے
میت حیوان کی بھی نجس ہے بشرطیکہ نفس سائلہ رکھتا ہو خواہ حلال ہو خواہ حرام

لیکن میت انسانکی بعد غسل دینے کے پاک ہو جاتی ہے اور غیر انسان کی پاک نہین ہوتی
اگرچہ کھال اوسکی پکائی ہو اور دباغت کی ہو مگر مردار کے بال اور دانت اور جتنی
چیزین کہ حیات حلول نکرے پاک ہین بشرطیکہ وہ حیوان نجس العین نہو پانچوین
خون نجس ہے اوس حیوانکا کہ وہ بہی خون جہندہ رکھتا ہو خواہ حلال ہو خواہ حرام
مگر جو درہم بغلی سے کمتر ہو سوائے خون حیض اور نفاس اور استحاضہ کے جب
لباس مصلے مین ہو تو عفو ہے اور پاک نہین اور بدن مین عفو ثابت نہین ہے ہان
اگر مقدار مین نخود کے برابر ہو تو علی الظاہر عفو ہے اور اسیطرح سے خون زخم و دنبل کا
بہی عفو ہے جبتک کہ موقوف نہو یا اوسکی پاک کرنے مین ضرر رکھتا ہو یا مشقت شدید
ہو اگرچہ درہم بغلی سے زائد ہو لیکن اگر ریم یا اور کوئی رطوبت نکلی پاک ہے بشرطیکہ اسکے
کہ خون اوسمین مخلوط نہو اور وہ خون کہ بدن یا پیراہن مین یا اور کسی جا دیکہو اور
معلوم نہو کہ یہ خون نجس ہے یا پاک مثل خون پشہ کی تو وہ بنا بر مشہور کے پاک ہے
اور ہر چند یہ مذہب خالی قوت سے نہین ہے لیکن احتیاط اجتناب مین ہے مگر یہ
کہ قرائن سے معلوم ہو جاوے کہ خون پشہ وغیرہ کا ہے لیکن وہ خون کہ ذبیحہ سے نکلتا ہے
پس ذبیحہ کے ذبح کرتے وقت جو کچہہ کہ خون جاری ہو نجس ہے اور اسمین اختلاف
نہین جسقدر کہ گوشت مین باقی رہجائے پاک اور حلال ہے اگر جانور حلال ہو
لیکن بعض علمانے فرمایا ہے کہ سانس کے لینے سے جو خون جذب کرے وہ نجس
اور حرام ہے اور اسیطرح سے خون دل اور جگر کا بہی پاک ہوتا ہے مگر حلیت مین
اوسکی تامل ہے اور وہ جانور کہ حرام گوشت ہو اور لائق ذبح کے ہو مثل شیر کے
خون اوسکا علی الاظہر الاشہر نجس ہے اور وہ جانور کہ خون جہندہ نرکھتا ہو
مثل پشہ کی تو خون اوسکا پاک ہے اور اسیطرح سے خون ماہی حلال کا بہی پاک ہے
بلکہ حلال ہے لیکن وہ خون کہ تخم مرغ مین منجمد یا غیر منجمد ہو تو اوسمین اختلاف ہے

اور اجتناب مین اوسکی احتیاط ہی چھٹی اور ساتوین کتا اور سور صحرائی نجس
ہین اور اسمین اتفاق ہی لیکن دریائی مین اختلاف ہے اور اجتناب مین اُنکی احتیاط
ہے آٹھوین کافر نجس ہے خواہ بت پرست ہو خواہ آتش پرست کافر اصلی ہو
یا مرتد اور مخالفین کی کفر اور نجاست مین اختلاف ہی اور بنابر مشہور کی پاک ہین
مگر سید مرتضیٰ علیہ الرحمہ نجس جانتی ہین اور بنابر فتوی کے یہ ہی کہ تاوقتیکہ اہل بیت کی
عداوت اونسی ظاہر نہو پاک ہین والا وہ نجس ہونگے اور وہ شخص کہ ضروریات
دین سے ایک کا بھی انکار کرے تو گویا فعلاً کافر ہے اور وہ شخص کہ زنا سی پیدا ہوا ہو
اور عقائد حقہ اوسکی درست ہون تو طہارت اوسکی خالی قوت سی نہین نوین شراب
نجس ہے بلکہ ہر چیز مسکر کہ مایع الاصالتہ ہے یعنی ہر وقت روانگی اوسمین نشہ پیدا ہوتا ہی
تو وہ بھی نجس ہے پس بھنگ پاک ہی ہر چند حرام ہی بلکہ ہر چیز نشکی حرام ہی تر ہو یا خشک
کثیر ہو یا قلیل اور اونکا بیچنا اور خریدنا بھی حرام ہے لیکن وہ چیز کہ مسکر نہو بلکہ مخدر ہو
مثل افیون کی پاک اور حلال ہے لکن اگر ضرر کری تو وہ بھی حرام ہوگی دسوین آب انگور
جسوقت کہ اوسمین جوش آوی خواہ خود بخود خواہ آتش سے اور سکر یعنے نشہ اوسمین پیدا
تو نجس ہے بالاتفاق اور اگر مسکر نہو تو نجس ہے بنابر قول ایک جماعت کی اور رعایت اس
قول کی احوط ہی لیکن اوسکی حرمت مین کچھ شبہ نہین ہی اگرچہ مسکر نہو اور جبکہ اوسمین
سکر نہ پیدا ہو تو بعد ذہاب ثلثین کی پاک اور حلال ہو جائیگا جیسا کہ قبل ازین مذکور ہوا
اور آب انگور خشک اور خرما بعد جوش اگر نشہ نکرے تو ظاہرا پاک ہی لیکن حرمتمین
تردد ہی اور احوط ترک ہی اور بوزہ بھی حرام ہی اور نجس بھی ہی اور اسمقام مین اور بھی
چیزین ہین کہ اونکی نجاست مین اختلاف ہی پہلی پسینا اوس جنب کا ہے
کہ حرام سی ہوا ہو اور قول بہ نجاست قوت رکھتا ہی اور پسینہ شتر جلال کا یہ
مسئلہ بھی مشکل ہے لیکن ہر حال مین احتیاط مطلوب ہی دوسرے چوپا اور

چھپکلی اور خرگوش اور لومڑی کہ انمین روایات مختلف ہین اور بنابر مشہور کے
پاک ہین اور جو روایت کہ نجاست پر دلالت کرتی ہی وہ محمول کراہت پر ہے
تیسرے مسوخات ہین سوا کلب و خنزیر کی اور نجاست اونکی ثابت نہین بنابر
فتوی اور مشہور کی چوتھی دودہ اوس عورت کا ہی کہ پیدا ہونیسے دختر کے بہم
پہونچی کہ سند اوسکی نجاست کی ضعیف ہی اور کراہت یا تقیہ پر محمول ہی پانچوین
قے ہی کہ بعضون نے اسکو بھی نجس جانا ہی اور بنابر فتوی کی نجاست اسکی ثابت نہین
چھٹی آہن ہے کہ بعض روایات مشعر ہین اوسکی نجاست کی اور بنابر تحقیق کی پاک ہی
اور یہ مذہب سب علماء دین کا ہی ساتوین مذی ہی کہ یہ بھی پاک ہی چنانچہ ذکر اسکا
سابق مین ہو چکا ہی آٹھوین سور ولد الزنا ہی کہ یہ بھی پاک ہی بشرطیکہ اعتقاد
اوسکے اچھے ہون اگرچہ کراہت ہی اور مخفی نرہی کہ ہر چیز پاک ہی جبتک کہ نجاست کا اوسکی
علم شرعی حاصل نہو پس وہ چیز کہ نہین جانتا کہ نجس ہے یا پاک مثل اسکے کہ کپڑیکو
پاک کیا ہی اور بعد اوسکے شک کری کہ آیا پیشاب اسمین لگ گیا ہی یا نہین یا جانتا ہی
کہ کوئی رطوبت اسمین پہونچی ہی لیکن نہین جانتا کہ وہ رطوبت پیشاب کی ہی یا پانیکی
حکم اوسکا پاک کا ہوتا ہی اور اسیطرحسے ہر چیز حلال ہی تاوقتیکہ خلاف اوسکا ثابت
نہو پس نجاست اور حرمت ثابت نہین ہوتی مگر اوس صورتمین کہ یقین ہو جائے
اور اعتبار ظن کا نہین ہان اگر علم حاوی اور ظن غالب قریب بہ یقین حاصل ہو
یا گواہی دو عادل کی پہونچے تو بنابر فتوی کی حکم نجاست کا ہوسکتا ہی اور قبول قول
ایک عادل مین مسئلہ محل اشکال ہے اور اسیطرحسے جسوقت کہ علم نجاست کا ہو تو
حکم طہارت کا نہین کر سکتی جبتک طہارت کا علم یا ظن غالب حاصل نہو اور
جسوقت کہ نجس کپڑا واسطے تطہیر کے کسی مسلمان کو دی اور جانی کہ اوسنے پانی سے
دہویا ہی چونکہ افعال مسلمین کے محمول صحت پر ہین کافی ہوگا اور دہوبی مسلما

کہ کپڑون کو دہوتی ہین پس جسوقت کہ اوس سے معاملہ اجارہ بہ نہج شرعی پاک
کرنے کپڑونکی واسطے ہوجاوی تو طہارت مین تامل نہوگا اور معاملہ اجارہ اسطرح سے
واقع کرے کہ مزدوری اور کپڑون کو معین کرے اور دہوبی کو راضی کرکے کہی کہ مین نے
اتنی کپڑون کو پاک کرنیکے واسطے اتنی مزدوری پر دیا اور دہوبی کہی قبول کیا اسیطرح
ارشاد کیا ہی بعض اعلام نی لیکن ذہن خاطی مین یہ بات مخطور ہوتی ہی کہ اگر دہوبی
مسلم کا کچھ مشاہرہ معین کیا ہو جیسا کہ متعارف ہی یا کچھہ اجرت لباس ہونے کی
مقرر کی ہو اور اوسکو موضع نجاست لباس سے مطلع کردی اور حکم پاک کرنیکا کرے بعد
ازان عین اوس نجاست کا لباس مین نہو اور بقرائن معلوم ہو کہ اسنی کپڑی کو آب
کثیر مین غوطہ دیا ہی تو وہ کپڑا پاک ہوگا اور یہی طریقہ علما اور صلحا کا اس شہر مین بلکہ
اکثر بلاد مین رائج ہی معاملہ اجارہ شرعیہ کہین مسموع نہین ہوا جناب علیین مکان
روضۃ الاحکام مین فرماتی ہین احتمال راجح انیست کہ ہرگاہ مسلمانی را مامور بتطہیر
سازند و بداند کہ در آب کشیدہ است چونکہ افعال مسلمین محمول بر صحت اند کافی باشد
پس گازر را کہ پارچہ را میشوید ہرگاہ اینہا را مامور بپاک ساختن پارچہ نمایند بعد
شستن عین نجاست باقی نباشد طہارت آن محل تامل نخواہد بود و جائیکہ اہل
شستن معلوم نباشد بر محض اخبار مخبر اعتماد مشکل ست اِلّا اَن یَکُونَ ثِقَۃً
اِنتہیٰ کَلَامُہُ الشَّرِیفُ اور یہ کلام نہایت متین اور لطیف ہے واللہ یعلم
مطلب تیسرا نجس چیزون کی پاک کرنیمین ہی پس نجس کپڑا اگر آب جاری
یا آب کثیر مین پاک کری تو بعد دور کرنی اصل نجاست کی ایک مرتبہ دہونا یعنی
ایک مرتبہ غوطہ دینا کافی ہی اگرچہ کپڑا رنگین ہی ہو اور رنگ خشک ہوگیا ہو
اور پانی تمام جگہہ پہونچا ہو لکن رنگ تازہ نہو کہ اوسیوقت رنگ نجس مین
ڈالے اور پھر آب کثیر مین ڈالدے تو پاک نہوگا اس جہت سے کہ رنگ آب

مضاف ہی اور بدون استہلاک کی پاک نہین ہو سکتا اور اگر پانی مضاف ہو جائیگا
تو وہ بہی نجس ہو جائیگا اور اگر نجاست پیشاب کی ہو اور آب قلیل سے دہوے
تو دو مرتبہ دہونا لازم ہی خواہ کپڑا ہو یا بدن لیکن کپڑے مین دو مرتبہ عصر احوط ہے
بعد غسل اول اور بعد غسل ثانی اور اگر بعد عصر اول ہاتھ کو پاک کرکے عصر ثانی
کرے اور بعد ازان پھر ہاتھ پاک کرے تو احتیاط ہی اور کپڑے کو اگر ظرف مین رکھ کر
پاک کرے تو اوسکی صورت یہ ہی کہ پہلے کپڑے کو ظرف مین رکھے اور پھر اوسپر پانی ڈالے
اور بعد اوسکی نچوڑ ڈالے اور ہاتھ اپنا پاک کرے اور احتیاطاً ظرف کو پاک کرے
اسطرح کہ تین مرتبہ پانی ڈالکے ہلاوے اور پانیکو پھینکدے اور پھر کپڑے کو اوسمین رکھکر
پانی ڈالے کہ علی الظاہر ظرف اور کپڑا پاک ہو جاویگا اور احتیاط یہ ہی کہ تین مرتبہ
اسی طرح طہارت دیوے اور سوای پیشاب کے باقی اور نجاستونکا ایک مرتبہ دہونا
بعد ازالہ نجاست کی علی الظاہر واجب ہے اور دو مرتبہ احتیاط ہی مگر دہونے مین
عین نجاست کا زائل ہونا شرط ہی اگرچہ رنگ یا بو باقی رہے لیکن یہ کہ رنگ
جرم نہ رکھتا ہو اور پہلے اوسکو صابون وغیرہ سے ملکے خوب دہویا ہو تو اوسصورتمین
رنگ کا زائل ہونا کچھ ضرور نہین ہے یہ احکام لباس اور بدن نجس کے ہین
لیکن اگر زمین نجس ہو اور آب باران یا آب روان یا آب کثیر یا آفتاب سے
پاک کرنا متصور نہو یعنی اوسپر دہوپ بہی نہ آتی ہو اوسصورتمین جسقدر نجس ہو
اوسے کہود کے پھینکدے اور پاک مٹی بچہادے اور اگر زمین پختہ یا دیوار پختہ کہ اوسپر
گچ ہو اور وہ سراشیب ہو کہ انفصال غسالہ اوس سے بخوبی ہو سکے تو آب قلیل سے
تطہیر اوسکی سہل ہے مگر دیوار خام یا زمین نرم کہ تطہیر اوسکی محل کلام ہی اگرچہ
ظاہراً دیوار اور زمین سراشیب پاک ہو سکتی ہین اگر غسالہ غیر متغیر منفصل
ہو جاوے اور جسوقت کہ حوض نجس ہو پس پاک کرنا اوسکا مثل پاک کرنے

ظروف کی محتمل ہے یعنی پہلی اوسکو پانی سی لبریز کر دیوی اور بعد اسکی اوس پانی کو بھا دیوی مٹی سی یا کسی ظرف سی خالی کر دیوی لکن کپڑے سے پاک کرنا اوسکا احتیاط ہے اور ظروف نجس کے پاک کرنیکی بنا بر حدیث کی صورت یہ ہی کہ پہلی اوسمین پانی ڈالے اور اوسکو ہلادیوی اور بعد اوسکی اوس پانیکو پھینک دیوی جب اسطرحسے تین مرتبہ کریں تو حدیث مین آیا ہی کہ وہ پاک ہوجاتا ہی اور اگر ظرف زمین مین گڑا ہوا اور اوکھاڑنا اوسکا مشکل ہو تو پانی کسی اور ظرف سی نکالی اور اوس ظرف کو بدون تطہیر کے اوسمین دوبارہ داخل نہ کریں اسی طرح تین مرتبہ پاک کریں تو احتمال پاک ہوجانیکا ہی اور احوط یہ ہی کہ اوکھیڑ کر پاک کریں جسطرح بیان ہوا اور کتی کے چاٹے ہوے برتن کا سات مرتبہ دہونا سنت موکدہ ہی لیکن ایکمرتبہ پہلی خاک سی ملنا احتیاطاً لازم ہی اگر آب قلیل سی پاک کرے اور اگر آب کثیر مین تطہیر کریں تو بہتر یہ ہی کہ ایکمرتبہ یا دو دفعہ خاک سی دہوکر اوسمین غوطہ دیوی واللہ اعلم اور اگر ظرف شراب سی نجس ہو یا سور نے پانی پیا ہو یا چوہا مر گیا ہو تو اوسکا بھی سات مرتبہ دہونا احتیاط ہی اور ظروف مشرکین کے پاک ہین جبتک کہ قرائن وغیرہ سی ثابت نہو کہ تر ہاتھ اونکا لگا ہی اور اسیطرحسے جس چیز کو کہ اونے لیا ہو پاک ہی سوائے گوشت اور پوست کی بعلت اسکی کہ اشیا مین اصل طہارت ہے لیکن از روی احتیاط تر چیز سے احتراز بہتر ہی اور اگر قرائن سی دریافت ہو جاوے کہ مشرک ذو رطوبت مس کیا ہی پس اجتناب لازم ہی **مطلب چوتھا** ظروف کی احکام مین ہے پس ظروف کا پاک کرنا واجب ہے واسطی استعمال کھانی اور پینیکے اسلیے کہ ظروف نجس کا استعمال درست نہین اور اسیطرحسے ظروف نقرہ اور طلا کا بھی استعمال درست نہین بلکہ اونکا بنانا اور بیچنا اور خریدنا بھی حرام ہی لیکن قالب تعویذ اور انگوٹھی کی ظرفیت واسطی تعویذ اور نگینہ کی علی الظاہر مضائقہ نہین

مطلب پانچوان بیت الخلا کی آداب مین ہی اور اوسمین کئی امر ہین پہلی متخلی کو
اپنی عورتین کا نامحرم کی نظر سی چھپانا واجب ہی چنانچہ یہ ہر وقت واجب ہی
دوسرے قبلہ کیطرف پشت یا منهہ کرنا حرام ہے بنا بر مشہور کی خواہ عمارت مین
ہو خواہ صحرا مین اور بعضی علما نے مکروہ جانا ہی اور بعضون نے عمارت اور صحرا مین
فرق کیا ہی لیکن قول اول احوط بلکہ اظہر ہے اور وقت تطہیر کے علی الظاہر
استقبال قبلہ اور استدبار جائز ہے تیسرے مخرج بول کا پانیسی دہونا واجب ہے
اور کلوخ وغیرہ سی پاک نہین ہو سکتا اور مخرج غائط کا بہی پانی سی دہونا واجب ہے
اگر غائط نے اپنی جگہہ سی تعدی کی ہو اور بو یا رنگ کا رہجانا قباحت نہین رکھتا
جبکہ زوال عین نجاست کا بجمیع اجزاتہا یقین حاصل ہو اور اگر تعدی نکی ہو
تو اختیار ہی خواہ پانیسے پاک کرے یا پتہر سے یا مثل اسکی سی لیکن وہ تین عدد ہون
اور پاک اور خشک ہون کہ عین نجاست کو زائل کر دین اور اگر تین عدد سی
پاک نہو سکے تو اس سے بہی زیادہ واجب ہونگی مگر طاق عدد کا ہونا اولی ہی اور پانی
اور پتہر دونو کا استعمال کرنا بہتر ہے اور احوط یہ ہی کہ حتی الامکن تطہیر آب ترک
نکرے بلکہ در صورت عدم حصول آب پتہر وغیرہ سی پاک کرکے جب پانی ممکن ہو
تو اوس سے پھر پاک کرے چوتھی مردونکی لئے استبرا سنت ہی بلکہ احوط ہے
ہر چند وجوب ثابت نہین ہے پانچوین دہنی ہاتھ سی آبدست کرنا مکروہ ہے
اور بائین ہاتھ سی اوسوقت مکروہ ہی کہ انگوٹھی پہنی ہو اور نام خدا اوسمین نقش ہو
بشرطیکہ نجاست سی نجس ہونیکا خوف نہو والا حرام ہوگا اور بدون ضرورت کی
بات بہی کرنا مکروہ ہی لکن حکایت اذان اور ذکر خدا مضائقہ نہین اور مخفی نرہے
کہ آب استنجا پاک ہی علی الاشہر اور معاف ہونا اوسکا نماز وغیرہ مین اجماعی ہی
واللہ یعلم بشرطیکہ اسکی تغیر نہوا ہو اور عین نجاست اوسمین موجود نہو اور نجس جگہہ پر

گرا ہی نہوا اور چوتھی شرط یہ ہی کہ بول و غائط کی ساتھ اور کوئی چیز مخرجین سی
خارج نہوئی ہو پانچوین یہ کہ بول و غائط نی مخرجین سی تعدی زائد اور فاحش
نکی ہو چھٹی یہ کہ مخرجین پر پہلی پانی ڈالا ہو پھر ہاتھہ سی دہونا شروع کیا ہو یہ
قبل از آب ہاتھہ نجاست سی متصل ہوا ہو اور ان سب شرطون کی رعایت
کرنا احوط ہی مطلب چھٹا وضو کی احکام مین اور اوسمین بھی کئی امر ہین
پہلا امر مکلف پر واسطے نماز واجب کی وضو واجب ہوتا ہے اور نماز
سنتی کے لئی شرط ہی اور واسطی طواف واجب کی واجب ہی اور سنتی طواف کی لئے
سنت ہی اور محدث پر قرآن شریف کی حرفونکا چھونا حرام ہی خواہ حدث اصغر
صادر ہوا ہو خواہ اکبر مگر لکھنا اوسکا مضائقہ نہین رکھتا پس جب چھونا واجب ہو
بہ نذر یا عہد یا قسم تو وضو واجب ہوتا ہی دوسرا امر وضو کی کیفیت مین ہے
پس معلوم ہو کہ وضو مین سات چیزین درکار ہین پہلی نیت کرنا ہی اور مراد نیت
سے فعل کا قصد ہی بشرط اسکی کہ وہ قصد رضاے خدا پر مشتمل ہو اور یہ سہل ہے
لیکن عمل کا ریا سی خالص کرنا البتہ مشکل ہے پس چاہیئے کہ جو عبادت ہو
مخصوص واسطی رضاے خدا کی ہو والا اوس سے کچھ فائدہ نہین اور قصد رفع
حدث اور استباحت صلوٰۃ کا کچھہ ضرور نہین اور اسیطرح سے قصد واجب
اور سنت کا بھی کچھہ ضرور نہین بلکہ اس طریق سے دل مین قصد کری کہ وضو
کرتا ہون قربۃً الی اللہ پس یہی کافی ہے اور اگر ساتھہ قصد قربت کی ضمیمہ
قصد رفع حدث اور تعیین وجوب یا ندب اور استباحت صلوٰۃ کرے تو
مضر بھی نہین بلکہ اولی ہے اور واجب ہی استدامت نیت یعنی تا فراغ
از وضو قصد خلاف نیت وضو نکرے دوسرے منہہ کا دہونا درکار ہے
اور حد اوسکی طول مین ابتداے پیشانی سی آخر زنخ تک ہی اور عرض مین اسقدر

کہنیچ کی اونگلی اور انگوٹھا اوسکو احاطہ کرے اور قدر سے زائد از محدود ہونا
من باب المقدم لازم ہی اور گھنی ڈاڑہی کے اندر پانی پہونچانا ضرور نہین لیکن
چھدرے ڈاڑہی مین کہ بشرہ نمایان ہو دہونا بشرہ کا لازم ہے تیسرے دونو
ہاتونکا دہونا درکار ہے لیکن پہلی داہنی ہاتھ کو دہوئے اور بعد اوسکی بائین
ہاتھ کو کہنی سی سر انگشتان تک اور اگر ناخن بڑے ہون تو اونکی میل کا
نکالنا احتیاط ہے اگر بقدر معتاد سی زائد نہون والا ضرور ہی چوتھی مسح
سر کا درکار ہی لکن بقدر مسمی کافی ہی یعنی عرف مین جسپر مسح کرنا کہین اور بقدر
تین اونگلیونکی طول اور عرض مین مسح کرنا احوط ہی پانچوین مسح کرنا دونو
پاون کا درکار ہے سر انگشتان سی ساق اور قدم کی جوڑ تک اور اس مقام مین
اور ہی کئی چیزین ہین کہ ذکر کرنا اونکا ضرور ہے پہلی یہ کہ واسطی مسحون کے
رطوبت ہاتھ کی زیادہ نہو بلکہ کم ہونا احتیاط ہے کہ عرف مین جسکو کوئی دہونا
نکہے دوسرے یہ کہ مسح پاؤنکا کف دست سی کرنا چاہیے لکن ضرور نہین
پشت دست سی بہی کافی ہی تیسری یہ کہ مسح سر اور داہنی پاؤنکا داہنی ہاتھ سے
اور مسح بائین پاؤنکا بائین ہاتھ سے اولی بلکہ احتیاط ہی چوتھی یہ کہ
مسح جس عضو پر کرے تو اوسپر اثر رطوبت درکار ہی اور اگر مسح کی مقام
مین سابق سے کچھ رطوبت ہو پس اگر اسقدر تری ہو کہ تری وضو
جو ہاتھ مین ہے نہ ملجاوی تو مضائقہ نہین والا اجتناب مین احتیاط ہے
پانچوین یہ کہ مسح کرنا ہاتھ کی رطوبت سی لازم ہی کہ جو تری بقیہ وضو سے
لگی ہو پس اگر ہاتھ مین رطوبت باقی نہو تو ریش اور ابروسی لی سکتا ہے
لیکن ریش کے اوس مقام سے لے کہ جسکا دہونا واجب ہی اور اگر
اعضائے وضو مین تری باقی نہو تو وضو باطل ہی مگر اضطرار مین جدید

سے احتمال جواز مسح کا ہے اور احتیاط یہ ہی کہ تیمم بہی بجالاوی اگر اعادہ
وضو سے کوئی مانع شرعی ہو والا وضو از سر نو بجالائے اور تیمم کی حاجت
نہین ہے چھٹی ترتیب ہی اور مراد ترتیب سی پہلے منہ کو دہونا ہی اور بعد اوسکی
دہنی ہاتہہ کا اور بعد اوسکی بائین ہاتہہ کا اور پہر سر پر مسح کرنا ہی اور پہر دہنی
پاؤن پر اور پہر بائین پاؤن پر اور بعض علمانے دونو پاؤن کے مسح مین
ترتیب کو لازم نہین جانا ہی لیکن رعایت ترتیب مین احتیاط ہے
ساتوین موالات ہی اور معنی موالات کے افعال وضو کا بجالانا ہی بعد
ایک کے دوسرے کا اسطرحپر کہ تری اعضائے سابقہ کی قبل دہونی
عضو لاحق کے خشک نہووی بنابر قول احوط کے اور بعض علمانے فرمایا ہے
کہ موالات کی یہ معنی ہین کہ بلا فاصلہ اعضا کو دہوئے اور اگر تاخیر کریگا
تو وضو باطل ہو جاویگا ہر چند بطلان وضو اس صورت مین ثابت نہین ہے
لکن احتمال گنہگار ہونیکا ہے پس عمداً تاخیر کرے اور کسی کام مین اثنائے
وضو مین مشتغل نہو اور اس مقام مین کئی چیز ونکا ذکر لابد ہے پہلے
صاحب جبیرہ کا ذکر ہوتا ہے یعنی جسکا استخوان شکستہ ہو اور اوسپر
چوب اور کپڑا باندہا ہو یا کسی اعضائے وضو مین زخم یا دنبل ہو یا
اوسپر کوئی چکنی دوا لگی ہو پس جسوقت کہ جبیرہ کہولن اور چکنائی
چھوڑانا ممکن نہو سکے اور پانیکے پہونچنے سے ضرر ہو تو اوس تمام
مقام پر مسح کرے خواہ وہ مقام مسح کا ہو خواہ دہونیکا اور اگر جبیرہ
نجس ہو جائے تو اوسپر پاک کپڑا رکھکے مسح کرے اور اگر کوئی
مرض لاحق ہو سوائے زخم اور دنبل کے کہ مانع پانی پہونچنی کا ہو تو
اوس مریض پر مسح کرے لکن حرج اور مشقت شدید نہو والا تیمم کرے

دوسری یہ کہ اعضاے وضو کا خود دہونا اور مسح کرنا واجب ہی مگر ضرورتمین
غیر شخص سے دہلوانا مضائقہ نہین بلکہ واجب ہی اور اگر احتیاج اجرت دینی کی ہی
تو علی الظاہر اجرت دینا لازم ہی تیسرے یہ کہ پانی کا مباح ہونا واجب ہے
پس غصبی پانی سے وضو صحیح نہین لیکن اگر غصبی چوب سے پانی گرم کرے
تو اوس سے طہارت علی الظاہر ہو سکتی ہے اگرچہ گنہگار اور ذمہ دار ہوگا چوتھی
یہ کہ جسوقت افعال وضو سے کسی فعل مین شک کرے پس اگر وضو سے فارغ نہ ہوا
تو اوس فعل کو بجا لاوے کہ جسمین شک کیا ہی اور بعد اسکے جو فعل ہو اوسکو عمل مین
لائے اور اگر بعد وضو کے شک کرے تو اوسکا اعتبار نہین لکن اگر مسح مین شک
کرے تو ہر صورت مین بجا لائے اگر اعضائے وضو خشک نہ ہو گئے ہون والا
اعادہ وضو احوط ہی اور اگر کوئی شخص کثیر الشک ہو تو اوسپر اعتنا نکرے اگرچہ
وضو سے فارغ نہوا ہو پانچوین یہ کہ حدث مین شک ہو اور طہارت مین یقین
تو طہارت کرنیکی حاجت نہین لیکن اوس صورت مین کہ حدث مین یقین ہی
اور طہارت مین شک ہو تو طہارت ضرور ہے اور اگر طہارت اور حدث دونوکا
یقین ہو مگر یہ شک ہو کہ آخر مین کون واقع ہوا ہے تو البتہ طہارت لازم ہوگی
اور مراد طہارت سے وضو اور غسل اور تیمم ہے تیسرا امر وضو کے مستحبات مین ہے
اور وہ کئی ہین پہلے مستحب ہی کہ قبل وضو کے مسواک کرے اور دوسرے مستحب ہے
کہ بسم اللہ کہے جسوقت کہ ہاتھونکو پانی مین ڈالے اور منہ کے دہونے مین بہی مستحب ہے
تیسرے مستحب ہی کہ دونو ہاتھونکو گٹے سے ایک مرتبہ دہوئے اگر خواب کیا ہو
اور اگر بول یا غائط کیا ہو تو دو مرتبہ دہونا چاہیئے چوتہے مستحب ہی کہ تین مرتبہ کلی کرے
اور تین مرتبہ ناک مین پانی ڈالے پانچوین مستحب ہی کہ دعا پڑہے افعال وضو کے
ہر فعل مین جسطرح ماثور ہے خصوصا سورہ انا انزلناہ کہ حدیث شریف مین [illegible]

کہ اسکے پڑہنے سے گناہون سے پاک ہو جاتا ہی مثل اوس روز کے کہ شکم مادر سے متولد ہوا اور بعد وضو کے آیۃ الکرسی پڑہنا ثواب عظیم رکھتا ہی چوتہا امر ائمہ احد کے حکم مین ہے کہ جس کا ہر وقت پیشاب جاری رہے تو اوسپر ہر نماز کیلیے وضو بنابر قول احوط کے لازم ہے اور اسیطرح استحاضہ قلیلہ کے لیے لیکن نماز مین تعدی نجاست سے احتراز کرین **مطلب ساتوان نواقض وضو کے بیان مین** ہے یعنی کہ جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور وہ کئی چیزین ہین پہلی اور دوسری بول اور غایط ہے تیسری ریح ہی کہ جاے عادت سے صادر ہو چوتہی جماع ہی پانچوین استمنا یعنی بدون جماع کے منی نکالنا ہی چہٹی خواب ہی کہ دیکہنے اور سنے پر غالب ہو ساتوین بیہوشی ہے یعنی سکر اور نشا آٹھوین غشی ہے نوین جنون ہے دسوین حیض ہی گیارہوین استحاضہ ہی بارہوین نفاس ہی تیرہوین مس میت اور خلاصہ یہ ہی کہ بول و غایط و ریح و خواب اور زوال عقل و ہوش اور جملہ موجبات غسل نواقض وضو ہین **مطلب آٹھوان غسل واجب** مین ہے اور غسل واجب کئی ہین پہلے غسل جنابت ہی اور اسمین کئی امر ہین پہلا امر سبب جنابت مین ہی اور سبب جنابت کا دو چیزین ہین ایک انزال منی ہی یعنی نکلنا منی کا سوتے یا جاگتے مین جماع یا غیر جماع سے مرد کو ہو یا عورت کو علی الظاہر تو غسل اوسپر واجب ہوتا ہی اور اگر انزال منی مین اشتباہ ہو تو اوسکی علامتون کیطرف رجوع کرے کہ وہ شہوت اور جہندگی ہے اور بعد نکلنے منی کے بدن کا سست ہو جانا ہی پس اگر منی کے نکلنے کا علم حاصل ہو تو کچہ کلام نہین اور اگر اوسمین یہ علامتین موجود نہون تو غسل واجب نہین ہوتا لکن اگر بسبب اوسکی تجربہ مین اور کسی قرینہ اور علامتون سے علم حاصل ہو جاوے تو غسل لازم ہوتا ہے اور مریض کو فقط شہوت کے بعد انزال ہونا کافی ہے اور جسوقت منی اپنے بدن

یا کپڑے مین پائے اور معلوم ہو کہ یہ منی میری ہے تو غسل کرنا ضرور ہے بخلاف
اوس کپڑے کے کہ دو شخصو مین مشترک ہوتا ہے یعنی اوسکو باری باری سے پہنتے ہون
یا ایک بستر پر سوتے ہون اور معلوم نہو کہ یہ منی کسکی ہے تو غسل کسی پر واجب
نہین ہوتا جیسا کہ بعض علما نے فرمایا ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ ہر ایک شخص
اون دونو مین سے غسل کرکے پیشاب کرے اور بعد اوسکے وضو بجا لائے دوسرے
قبل عورتمین بقدر حشفہ کے دخول کرنا پس فاعل اور مفعول دونو پر غسل واجب ہوتا ہے
اور وطی بہائم مین اگرچہ یہ فعل حرام ہے اگر انزال ہو تو غسل واجب ہے اور اگر
انزال نہوا اور بقدر حشفہ کے دخول ہو تو احوط یہ ہے کہ غسل کرکے پیشاب کرے
اور بعد اوسکے وضو کرکے نماز کو بجا لائے اور دبر مین مسئلہ اختلافی ہے اور احوط یہ ہے
کہ غسل کرکے بول کرے اور بعد اوسکے وضو کرے دوسرا امر جنب کے احکام
مین ہے اور وہ کئی ہین پہلے جنب کو واسطے نماز کے غسل کرنا واجب ہے دوسرے
جنب کو اون سورتون کا پڑھنا حرام ہے کہ جنمین سجدہ واجب ہے اگرچہ ایک آیہ ہو
بنابر قول احوط کے اور وہ الم اور حم اور والنجم اور اقرا ہین تیسرے
جنب کو قرآن شریف کے حرفون کا چھونا درست نہین چوتھے جنب کو بنابر
مذہب بعض علما کے اسمار الٰہی کا بھی چھونا درست نہین خواہ روپیہ یا اشرفی پر
نقش ہو یا لکھا ہوا اور اسیطرح جیسے اسما انبیا و مرسلین اور ائمہ معصومین صلوات اللہ
علیہم اجمعین کا بھی چھونا درست نہین پانچوین جنب کو مسجد الحرام اور مسجد
نبی مین جانا اور ٹھہرنا حرام ہے لیکن سوائے اون دونو مسجدونکے اور مسجدون مین
درنگ کرنا حرام ہے چھٹے جنب کو مسجدونمین کسی چیز کا رکھنا بھی درست نہین ہے
ساتوین جنب کو ماہ رمضان مین صبح تک جنابت سے رہنا درست نہین
تیسرا امر مکروہات کے بیان مین ہے کہ حالت جنابت مین جنکا عمل مین لانا مکروہ ہے

اور وہ کئی ہین پہلے جنب کو کسی چیز کا کہانا اور پینا مکروہ ہی کہ برص کا اندیشہ اور
موجب فقر کا ہے اور کراہت زائل ہوتی ہے اگر ہاتہونکو دہو ڈالے اور کلی کرے
اور ناک مین پانی ڈالے اور وضو کرنا قبل طعام افضل ہے دوسری جنب کو
سونا بہی مکروہ ہے مگر یہ کہ وضو کرکے سو رہے تیسری جنب کو خضاب بہی کرنا
مکروہ ہی چوتھے جنب کو سات آیہ سے زیادہ پڑہنا غیر عزائم اربعہ مذکورہ کو بہی
مکروہ ہے پانچوین جنب کو قرآن مجید کی تعلیق مکروہ ہے یعنی بطریق تعویذ
گردن مین لٹکانا اور ہاتہ پر اوٹہانا قرآن کا بہی مکروہ ہے چوتہا امر غسل کی کیفیت
مین ہے اور اوسمین کئی چیزین واجب ہین پہلے نیت واجب ہی جسطور سے
وضو مین بیان ہوا دوسرے نیت پر باقی رہنا واجب ہی کہ منافی کا اوسکی
قصد نہ کرے تیسرے تمام بدن کا دہونا بہی واجب ہی اور بالوں کا دہونا احوط ہے
اور پانی جڑونمین اونکی پہونچانا کہ تمام جلد دہو جائے لازم ہے اور اگر انگوٹہی
یا چہلا تنگ پہنے ہو تو پانی اوسکے بہی نیچے پہونچانا لازم ہے اور اسیطرح اگر کانمین
سوراخ ہو کہ باطن اوسکا نمایان ہو تو پانی بہی اوسکے اندر پہونچانا بہی والا
احتیاط ہے چوتھے ترتیب واجب ہی اور معنی ترتیب کے یہ ہین کہ پہلے سر اور گردن
کو دہوئے اور بعد اوسکے داہنی جانب کو کندہے سے سر انگشتان پا تک اور بعد اسکے
اسیطرح بائین جانب کا دہونا ہے اور انکا بہم دہونا واجب نہین اگرچہ بہتر ہی
لیکن یہ ترتیب غسل ارتماسی مین ساقط ہی بلکہ بعد نیت کے ایک مرتبہ بیکدفعہ
عرفی غوطہ لگانا ہے اور اجزائے بدن سے کسی جزء کو بقصد مقدم کرنا کچہہ ضرور
نہین کہ کوئی نہ کوئی عضو مقدم ہو جائیگا لیکن قبل غسل کے پانی سے پاک ہونا
احتیاط ہی اور بدن کا پاک ہونا لازم ہے اور ہر غسل مین وضو بہی لازم ہی لیکن
غسل جنابت مین وضو کی حاجت نہین بلکہ علی الاظہر الاشہر بدعت ہے

اور اگر اثنائے غسل مین حدث اصغر صادر ہو پس یہ مسئلہ خلافی ہے اور احتیاط یہہ ہے کہ اوس غسل کو سرنو بجالاوے بہ نیت قربت اور بعد فراغ کے ناقص وضو مثل بول کے بجالاوے اور وضو کرکے نماز پڑہے اور اگر غسل جنابت مین اور بہی غسل شامل ہون مثل غسل حیض اور نفاس کے تو ایک غسل جنابت سب غسلونکو کافی ہے علیحدہ علیحدہ غسل کرنیکی احتیاج نہین پانچوین پانیکا پاک اور مباح ہونا واجب ہے اور اسیطرحسے مکانکا بہی مباح ہونا واجب ہے جیساکہ مباح ہونا آب و مکان وضو کا واجب ہے اور اس مقام مین اور بہی کئی چیزین ہین کہ قبل غسل کے اونکا بجالانا سنت ہے چنانچہ قبل غسل کے بول کرنا سنت بلکہ احوط ہے بعد اوسکے استبرا کرنا اور اگر بعد انزال کے پیشاب کیا ہو اور استبرا بہی کیا ہو اور بعد غسل کے رطوبت ظاہر ہو کہ وہ منی سے مشابہ ہو تو اوسپر اعتنا نکرے اور اسیطرحسے قبل غسل کے دونو ہاتونکا تین مرتبہ دہونا اور کلی کرنا اور ناک مین پانی ڈالنا سنت ہے اور اعضا کے دہونے مین ہاتہہ سے اونکا ملنا بہی سنت ہے اور ایک جماعت علمانے فرمایا ہے کہ اعضائے غسل سے ہر ایک عضو کو تین مرتبہ دہونا سنت ہے دوسرا غسل حیض ہے پس معلوم ہو کہ شرع اقدس مین اوس خون کو حیض کہتے ہین کہ جو بعد بلوغ کے رحم سے باہر آتا ہے اور مدت اوسکی تین روز سے کم اور دس روز سے زیادہ نہین ہوتی پس ایام حیض مین نماز اور روزہ واجب نہین بلکہ حرام ہے اور مرد سے نزدیکی بہی حرام ہے اور جو کچہہ بیان ہوا کہ جنب پر حرام ہے وہ حائض پر بہی حرام ہے مثل قرآن مجید کے حرفونکا چہونا اور سورہائے سجدہ کا تلاوت کرنا کہ جن مین سجدے واجب ہین پس جسوقت کہ حیض سے پاک ہو تو واسطے نماز کے غسل کرنا واجب ہے جسطورسے کہ جنب مین بیان ہوا اور ساتہہ اوسکے وضو بہی

واجب ہوتا ہی بنا بر قول احوط و اشہر کے لیکن قبل غسل کے وضو کرنا احوط ہی
تیسرا غسل استحاضہ ہی اور استحاضہ وہ خون ہے کہ سوائے حیض کے رحم سی آتا ہی
کہ اکثر اوقات سرد اور زرد اور رقیق ہوتا ہے لیکن اس صفت کا ہونا کچھ ضرور
نہین بلکہ جو کچھ کہ اوسکی حیض کی عادت سی زیادہ ہو اور دس دن سی تجاوز کری تو وہ
خون استحاضہ کا ہی اگرچہ اوسکی صفت پر نہو اور وہ خون کہ حیض سی دس روز کا
فاصلہ نہ رکھتا ہو یا تین روز سے کم آئے یا سن مین کہ ایام حیض کے منقطع
ہو گئی ہون تو وہ استحاضہ ہی اگر خون جروح اور قروح کا نہو بنا بر قول مشہور اور احوط کی
اور حکم خون استحاضہ کا یہ ہی کہ اوسکا امتحان کرے اس طریق سی کہ وہ عورت
اپنے مخرج مین روئی رکھی اور اندک صبر کرے پھر اوسکو نکالے اور دیکھی اگر خون روئی کی
اندر نفوذ نکر گیا ہو تو وہ خون استحاضہ قلیلہ کا ہوتا ہی پس ہر نماز کے لیی وضو علیحدہ
کرے اور اوس روئی کو بھی تبدیل کر ڈالے اور اگر احتیاطاً ایک مرتبہ ہر روز غسل
کرے قبل نماز صبح تو بہتر ہے اور اگر خون روئی مین نفوذ کر گیا ہو اور بہا نہو تو
تو یہ خون استحاضہ متوسط کا ہوتا ہے پس احکام استحاضہ قلیلہ کے بجا لاکر ایک
غسل صبح کی نماز کے لیی زیادہ کری اور اگر احتیاطاً تین غسل بجا لاوی جسطرح
عنقریب بیان ہوگا تو بہتر اور احوط ہی اور اوس روئی اور لنگوٹ کو بھی بدل
ڈالے اور اگر خون کپڑے مین پھوٹ کر بہہ نکلا ہو تو یہ خون استحاضہ کثیرہ کا ہوتا ہی
پس احکام قلیلہ اور متوسط دونو کے بجا لاکے دو غسل زیادہ کرے ایک ظہر اور
ایک عصر کے لیی اور دونو نماز ونکو جمع کرے یعنی بیچ مین فاصلہ نکری اور اسیطرح
ایک غسل مغرب اور عشا کے لیے چوتھا غسل نفاس ہے پس معلوم ہو کہ نفاس
وہ خون ہے کہ بعد ولادت کی رحم سی آتا ہی یا ساتھ ولادت کی بنا بر مشہور کی اور مدت
اوسکی ایک لحظہ سی دس روز تک ہی اور اگر اس سے تجاوز کرے تو یہ بھی خون

استحاضہ کا ہوتا ہے بنا بر مشہور کے اور احوط یہ ہے کہ اگر صاحب عادت ہو
تو ایام عادت کو خون نفاس قرار دیوے بعد اوسکے یہانتک کہ ابتدائی
خون آنے سی اٹھارہ بلکہ اکیس روز گذر جاوین عمل استحاضہ کا بجالا کے نماز
اور روزہ بہ نیت قربت بجالاوے اور احتیاطاً بعد عادت کے جو روزہ کہا
اکیس دن تک اوسکی قضا کرے وہو العالم پانچوین غسل اموات ہے
اوسمین کئی امر ہین کہ ساتھہ اوسکے تعلق رکھتے ہین پس پہلا امر اون چیزونکے
بیانمین ہی کہ قبل موت کے جنکا بجالانا ضرور ہے یا بہتر ہے پس گنہگار پہ
واجب ہی کہ قبل مرگ کی توبہ کرے بلکہ جسوقت کہ مرتکب معصیت کا ہو توبہ
لازم ہوتی ہے اور حال زندگی مین جو کچھہ کہ اوسکے ذمہ واجبات سی رہ گیا ہی
مثل نماز یا روزہ یا حج کے اور مثل زکوۃ یا قرض کے تو اوس سے اپنی تئین
بری الذمہ کرے اور جو کہ بالفعل نہو سکے تو اوسکے لیی وصیت کرے اور مریض کو
مناسب ہے کہ واسطے اپنی شفا کے دعا اور قرآن پڑہے خصوصاً سورہ حمد بلکہ مومنین
سے بہی التماس دعا کرے اور خاک شفا کہائے کہ ہر درد کی دوا ہے الا مرگ کی
اور مومنین کو عیادت کیواسطے آنیکا اذن دے کہ عیادت بیمارونکی سنت موکدہ
ہے اور بیمار یکی رنج اور تکلیف کی شکایت نکرے بلکہ صبر کرے کہ صابرونکی لیے
اجر بیحساب ہوتا ہے اور حدیث مین وارد ہے کہ شکایت اسے کہتے ہین کہ کہے
کہ مین ایسی بلا مین گرفتار ہوا کہ کوئی مبتلا نہین ہوا اور یہ شکایت نہین کہ کہے
کہ مین بیماری سے جاگتا رہا یا کہانا نکہا سکا اور اگر حال احتضار کا ہو تو بجز یاد خدا
کے مشغول نہو اور امید وار ثواب آلہی کا رہے اور کلمہ توحید کو زبان پہ
بتہ جاری کرے اور موت سی کراہت نکرے اور حاضرین کو چاہیے کہ وقت
جان کندن کے اوسکو روبہ قبلہ کردین اسطور سے کہ پاؤن اوسکی قبلہ کیطرف

ہوجائین اگر ممکن ہوسکے اور شہادتین اور اقرار ائمہ معصومین صلوات اللہ علیہم اجمعین اوسے تلقین کرے بلکہ سامنے اوسکے کلمات فرج کو بھی بیان کرین اور صورت اوسکی بنا براوسکے کہ شیخ مفید علیہ الرحمہ نے بیان فرمایا ہے یہ ہے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِیْنَ السَّبْعِ وَمَا فِیْھِنَّ وَمَا بَیْنَھُنَّ وَمَا تَحْتَھُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اور قرآن مجید کا تلاوت کرنا اوسکے پاس مستحب ہے خصوصًا سورۂ والصافات اور سورۂ یٰس اور آیۃ الکرسی کا پڑہنا پس جسوقت کہ روح مفارقت کرجاے تو اوسکی منہ اور آنکھونکو بند کردین اور تحت الحنک باندہ دین اور ہاتہہ اور پاؤن قبلہ کیجانب سیدہا کرکے ایک کپڑا اوڑہا دین اور اوسکو تنہا نہ چہوڑین اور حال احتضار مین جنب اور حایض حاضر نہون کہ اونکو آنا مکروہ ہے اور مومنین کو اوسکے موت کی خبر کرین اور دفن مین تعجیل کرین اگر موت اوسکی مشتبہہ نہو والا دفن کرنا حرام ہے تاوقتیکہ یقین موت کا حاصل نہو دوسرا امر احکام غسل مین ہی پس ہر مسلمان پر مسلمان کے مردے کو غسل دینا واجب کفائی ہے اگرچہ اسقاط حمل بہی ہو بشرط اسکے کہ خلقت مین تمام ہو اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ چار مہینے مین خلقت تمام ہوتی ہے پس اوسکو غسل اور کفن اور حنوط کرکے دفن کرنا لازم ہی اور اگر تام الخلقۃ نہو تو بے غسل ایک کپڑے مین لپیٹ کے دفن کردے اور اسی طرح سے جسوقت کہ میت کے کسی ٹکڑے کو پاوے کہ وہ خالی استخوان سے ہو تو اوسکو بہی ایک کپڑے مین لپیٹ کر دفن کردے اور اگر اوسمین گوشت اور عظم ہو یا خالی عظم ہو تو غسل اور کفن کرکے دفن کرنا احوط ہی اگر سینہ نہو والا

نماز بهی واجب هوگی اور نماز واجب نهین هوتی جبتک که میت کا سن چهه برس کا
کامل نهو پس یه سب امور واجب کفائی هین اور واجب کفائی اوسکو کهتی هین
که ایک شخص کے بجالانے سی اور ونسے ساقط هوجاتا هے لیکن هر امر مین اجازت
ولی کی درکار هے بلکه مقدم هے تیسرا امر کیفیت غسل مین هے پس کیفیت
اوسکی یه هے که واجب هے که پهلے میت کے بدن کو نجاست خارجیه سی پاک کرے
اور بعد اوسکے تین غسل دے اول آب سدر کا دوسرا آب کافور کا تیسرا
آب خالص کا اسطور سے که بعد ایک غسل کے دوسرے مین مشغول هو اور هر
غسل مین پهلے میت کی سر اور گردن کو دهووے اور بعد اوسکے دهنی جانب کو
کاندهے سی سر انگشتان پا تک بعد اسکے اسی طور سے بائین جانب کو دهووے
اور ان دونو پانی مین سدر و کافور بقدر مسمی کافی هے اور سدر و کافور اسقدر
نهو که آب مضاف اوسپه صادق آوے اور اگر سدر و کافور بهم نه پهونچے تو احتیاط یه هے
که تینون غسل آب خالص سے دی اور اگر میت پر غسل جنابت یا حیض باقی هو تو
غسل میت کافی هے اور غسل جنابت یا حیض دینا اوسکو واجب نهین هے
بلکه استحباب اوسکا بهی ثابت نهین والله یعلم اور اگر غسل دینے سی اجزا جلد کے
شق هونیکا خوف هو تو هر غسل کے عوض تیمم دی لیکن یه حکم اوس صورت مین هے
که کسیطرح پانیکا اتصال اوسکی جسم تک نهین کرسکے پس اگر ہاتهه سی ملنے مین خوف
انشقاق جلد وغیره هو نه پانی سے تو غسل اسطور پر که پانی بترتیب غسل اوسکی
جسم پر ڈالتا جاوے اور ہاتهه نه لگاوے یا آب کثیر مین بترتیب غسل دی بلکه صورت
مذکوره مین بعید نهین که غسل ارتماسی مهما امکن لازم هو یعنی بعد نیت کے میت کو
[illegible] دریا مین ڈبوکر نکالین لیکن جواز غسل ارتماسی در غیر صورت مذکوره
یعنی جبکه ہاتهه لگانا اور پانیکا اتصال اوسے مضر نهو اور غسل ترتیبی ممکن هو پس

مختلف فیہ ہے اور جناب سید سند رہ نے شرح کبیر مین فرمایا ہے کہ اظہر جواز ہے
لیکن اول یعنی غسل ترتیبی احوط ہی واللہ یعلم اور چاہیے کہ غسل دینے والا مسلمان
اور ہم مثل ہو یعنی مرد کی میت کو مرد غسل دے اور عورت کی میت کو عورت لیکن
تین برس تک کی پسر کو عورت غسل دی سکتی ہے اور اگر غسل دینے والا ہم مثل
مفقود ہو تو محرم غسل دیگا مگر لباس کے اوپر سے ہر چند کہ محرم کو سوا عورتین کے
نظر کرنا جائز ہے اور احوط یہ ہی کہ شوہر اپنی زوجہ کو اور زوجہ اپنے شوہر کو برہنہ
غسل ندی بلکہ شوہر زوجہ کو بلا ضرورت مطلقاً غسل ندی واللہ یعلم اور سنت ہی
کہ پہلے میت کو ایک تختہ پر لٹا کے کپڑونکو اوتاری اور پیراہن کو چاک کرکے پاؤنکی
طرف سے کھینچ لے مگر اجازت ولی سے اور زیر سایہ غسل دی اور روبقبلہ کرنا میت کا
وقت غسل کے احوط ہی جسطرح کہ حال احتضار مین روبقبلہ کیا جاتا ہے یعنی چت
لٹائے اور تلوے اوسکے قبلہ کیطرف ہون جیسا کہ بعض افاضل نے تصریح فرمائی ہے
اور اوسکی اونگلیونکو نرمی سے ملے اور شکم کو بہ آہستگی مسح کرے قبل غسل اول
اور قبل غسل دوم اور تیسری غسل مین شکم کو نہ مسح کرے تا جو کثافت ہو نکل
جائے مگر شکم حاملہ کو کہ مبادا اوسکے شکم سے لڑکا نکل پڑے اور اگر لڑکا زندہ ہو تو
بائین پہلو کو چیر کے لڑکا نکال لے اور پہر اوس مقام کو سی دے اور پہر غسل مین
اپنے ہاتہونکو کہنیون تک تین مرتبہ ہو ڈالے اور بعد غسلونکی میت کے بدنکو
خشک کردے اور واسطے آب غسل کے ایک گڑہا کہودی اور اوسمین پانی بہادے
چوتہا امر نیت مین ہے پس نیت ہر عبادت کی صحت مین شرط ہی اور میت کا
غسل دینا بہی منجملہ عبادت کی ہے پس نیت واجب ہوگی بنا بر فتوی مشہور کے
اور قصد قربت کافی ہے لیکن اگر غسل دینے والے کئی شخص ہو دین اور پانیکے
ڈالنے مین بہی شریک ہون تو سب احتیاطاً نیت کرین پانچوان امر حنوط

حنوط مین ہے پس بعد غسلون کے حنوط کرنا واجب ہی اور مراد حنوط سے میت کی
سات عضو پر کافور ملنا ہی کہ وہ پیشانی اور دونو ہاتہونکی ہتیلیان مع انگشتان
اور دونو زانو اور دونو پاؤنکی انگہوٹہی ہین اور ہر ایک پر بقدر مسمی کہ جسمین
کافور لگانا صادق آئے کافی ہے اور اگر کچہہ بچ رہے تو اوسکو سینہ پر ڈالدے
لیکن واسطے حنوط کے کافور کا بقدر تیرہ[13] درہم اور تہائی درہم کی ہونا افضل ہے اور
درہم یہانکے حساب سے تخمیناً سوا دو ماشہ کسیقدر قلیل زیادہ ہوتا ہی اور اقرب
بہ تحقیق یہ ہے کہ ایک درہم کا وزن دو ماشہ اڑہائی رتی دو خمس رتی ہوتا ہے
اور اس حساب سے تیرہ[13] درہم ویک ثلث درہم بوزن اڑہائی تولہ اور ڈیڑہ ماشہ
تقریباً ہونگی اور اگر اوس مقدار کافور نہو تو سنت ہے کہ بوزن چار درہم یعنی
نو ماشہ تین رتی تقریباً واللہ یعلم چہٹا امر احکام کفن مین ہے پس بعد
حنوط کے میت کو کفن دیوے اور تین پارچہ واجب ہین درصورت اختیار
اور اگر ممکن نہون تو جو کچہہ میسر ہو اوسپر اکتفا کرے اونمین سے ایک لنگ ہی
کہ جسکا عرض اتنا ہو کہ ناف اور گہٹنے دونو اوسکے اندر ڈہپ جائین دوسرے
کفنی کہ جسکا طول اتنا ہو کہ سر زامن قریب قدم پہونچے تیسری ایک چادر اور
وہ اتنی ہو کہ طولاً و عرضاً میت کو ڈہانپ لے اور اگر طول مین اتنی زیادہ ہو
کہ دونو طرف گرہ لگانا ممکن ہو تو ظاہراً اولے ہی خواہ میت مرد ہو خواہ عورت
اور ران پیچ سنت ہی اور واسطے عورتونکی اوڑہنی اور سینہ بند بہی سنت ہی
اور واسطے مرد کے بعوض دو پارچہ آخر کہ وہ اوڑہنی و سینہ بند ہو مستحب ہے
کہ عمامہ بہی ہو لیکن چاہیے کہ کفن ریشمی اور طلائی نہو بلکہ احوط ہے کہ سوتی ہو
اور اگر سفید ہو تو یہ بہتر ہے اگرچہ میت عورت ہو اور جریدتین کا کفن مین رکہنا
باعث ایمنی عذاب کا ہی جبتک کہ تر رہین اور شہادت نامہ کا خاک شفا سی

لگانا سنت ہی بنابر مشہور کے اور کفن کا مال میت مین ہی لینا واجب ہے
اور کفن مقدم ہی قرض پر اور وہ مقدم ہے وصیت پر اور وہ مقدم ہی میراث پر
جیسا کہ بعض روایات مین تصریح وارد ہوئی ہے لیکن کفن زوجہ کا شوہر پر
واجب ہے اگرچہ عورت مالدار ہی ہو اور بعد کفن کے میت کے جنازہ پہ نماز بہی
پڑہنا واجب ہی اور انشاء اللہ تعالی ذکر اس نماز کا باب نماز مین ہوگا ساتوان امر
احکام دفن مین ہے پس بعد نماز کے میت کو قبر مین دفن کرنا واجب ہی اوس جگہہ
کہ زمین مباح ہو اور قبر کہودنیکی حد یہ ہی کہ بو اوسکی ظاہر نہو اور جانوران درندہ اوسے
کہا نہ سکین لیکن جنبیر گردن تک گڑہ کہودنا اور لحد بنانا افضل ہے اور قبر تک جانا
ساتہہ جنازہ مومن کے سنت ہی اور پیادہ چلنا اولی ہے اور سوار ہونا مکروہ ہی
اور جسوقت کہ نزدیک قبر کے میت کو لیجائے تو سنت یہ ہی کہ جنازہ کو ایک لحہ
رکہدے اور تین مرتبہ مین قبر کیطرف نقل کرے اور مستحب ہی کہ جنازہ مرد کو پائینتی
قبر کے رکہین اسطور پر کہ سر تابوت کا قبر کی پائینتی ہو اور اوسیطرح سر کیطرف سے
قبر مین داخل کرین اور جنازہ عورت کو برابر قبر کے بجانب قبلہ رکہین اور عرض
مین سے اوتارین اور یہی مستحب ہے کہ جو شخص قبر مین اوترے اور میت کو اوتارے
تو سروپا برہنہ اور بند کشادہ ہو مگر باپ اقربا قریب مین سے نہو بنابر مشہور کے
کہ موجب قساوت قلب کا ہوتا ہے لیکن عورت کی میت مین محرم کا ہونا چاہئے
اور اسمین کراہت نہین ہی اور شوہر اولی ہے پس قبر مین میت کو دہنی کروٹ پر
لٹاوے اسطرح سے کہ منہ اوسکا اور مقادیم بدن قبلہ کیطرف ہوجائے یہ لازم ہی
اور بعد اسکے کفن کے بند کہولدے اور تہوڑی خاک شفا بہی رکہدے برابر
منہ یا رخسار ونکے اور آخوند علیہ الرحمہ نے زاد المعاد مین لکہا ہے کہ بہتر یہ ہے
کہ دہنی ہاتہہ سے میت کے دہنی شانیکو پکڑے اور بائین ہاتہہ سے اوسکے بائین

شانے کو حرکت دیو اور پھر تلقین پڑھے اور صورت تلقین کی یہ ہے اِسْمَعْ
اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ یَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ پس اس مقام میں
نام میت کا اور نام اوسکے باپ کا لے اور کہے هَلْ اَنْتَ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِیْ
فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَسَيِّدُ النَّبِيِّيْنَ وَخَاتَمُ
الْمُرْسَلِيْنَ وَاَنَّ عَلِيًّا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَسَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَاِمَامٌ اِفْتَرَضَ
اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَى الْعَالَمِيْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ
وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَى بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِيَّ بْنَ مُوْسٰى
وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَالْقَائِمَ الْحُجَّةَ الْمَهْدِيَّ
صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلْقِ اَجْمَعِيْنَ
وَاَئِمَّتُكَ اَئِمَّةُ هُدًى اَبْرَارٌ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ اِذَا اَتَاكَ الْمَلَكَانِ
الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَيْنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَسَئَلَاكَ عَنْ رَبِّكَ
وَنَبِيِّكَ وَعَنْ دِيْنِكَ وَعَنْ كِتَابِكَ وَعَنْ قِبْلَتِكَ وَعَنْ اَئِمَّتِكَ
فَلَا تَخَفْ وَقُلْ فِيْ جَوَابِهِمَا اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّيْ وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَاٰلِهٖ نَبِيِّيْ وَالْاِسْلَامُ دِيْنِيْ وَالْقُرْاٰنُ كِتَابِيْ وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِيْ وَاَمِيْرُ
الْمُؤْمِنِيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُجْتَبٰى اِمَامِيْ
وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الشَّهِيْدُ بِكَرْبَلَا اِمَامِيْ وَعَلِيٌّ زَيْنُ الْعَابِدِيْنَ
اِمَامِيْ وَمُحَمَّدٌ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِيِّيْنَ اِمَامِيْ وَجَعْفَرُ الصَّادِقُ اِمَامِيْ وَمُوْسَى
الْكَاظِمُ اِمَامِيْ وَعَلِيٌّ الرِّضَا اِمَامِيْ وَمُحَمَّدٌ الْجَوَادُ اِمَامِيْ وَعَلِيٌّ
الْهَادِيْ اِمَامِيْ وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ اِمَامِيْ وَالْحُجَّةُ الْمَهْدِيُّ الْمُنْتَظَرُ
اِمَامِيْ هٰؤُلَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَئِمَّتِيْ وَسَادَتِيْ وَقَادَتِيْ

وشفعائی بہم اتولی ومن اعدائہم اتبرأ فی الدنیا والآخرۃ ثم
اعلم یا فلان بن فلان ان اللہ تبارک وتعالیٰ نعم الرب وان محمدا
صلی اللہ علیہ وآلہ نعم الرسول وان امیر المؤمنین بن علی بن ابیطالب
واولادہ الائمۃ الاحد عشر نعم الائمۃ وان ما جاء بہ محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ حق وان الموت حق وسوال منکر ونکیر فی القبر
حق والبعث حق والنشور حق والصراط حق والمیزان حق و
تطایر الکتب حق والجنۃ حق والنار حق وان الساعۃ اتیۃ لا ریب
فیہا وان اللہ یبعث من فی القبور افہمت یا فلان بن فلان اور
حدیث میں وارد ہی کہ مردہ جواب میں کہتا ہے کہ البتہ سمجھا میں اور پھر کہے ثبتک
اللہ بالقول الثابت ہداک اللہ الی صراط مستقیم عرف اللہ بینک
وبین اولیائک فی مستقر من رحمتہ پھر کہے اللہم جاف الارض
عن جنبیہ واصعد بروحہ الیک ولقہ منک برہانا اللہم
عفوک عفوک لیکن یہ صورت تلقین کی واسطے مرد کے ہے اور عورت کے لیے
الفاظ مخصوصہ مذکر کو مونث سے بدل دے پس بجاے اسمع افہم کے اسمعی افہمی
کہے اور بعد نام میت کے بجاے ابن کے بنت کہے اور ضمیر مذکر حاضر کے مقام میں
مونث حاضر پڑہے اور بعد فراغ تلقین کے پاؤں کیطرف سے باہر نکل آوے اور قبر کو تختہ سے
پوشش کردے اور سنت ہی کہ حاضرین سواے عزیزوں کے تین مرتبہ پشت دست سے
قبر میں مٹی ڈالیں اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے جائیں پس بعد اونکے اوسی
قبر کی مٹی سے قبر کو پر کرکے مسطح کردے اور خر پشت نکرے کہ یہ طریقہ اہل خلاف کا
ہے لیکن بقدر چار انگشت کشادہ کے بلند کرنا درست ہے بنا بر فتوی اور مشہور کے
اور بعد اسکے قبر پر پانی ڈالے اور سرہانے سے شروع کرے پائنتی تک اور دور پھر

پانی ڈالکر پھر اوسی جا ختم کرے جہانسے شروع کیا تھا اور اگر کچھ بیچ رہے تو اوسکو
بیچ مین ڈالدے اور بعد اسکے حاضرین قبر پر ہاتھ رکھہ کے سات مرتبہ سورۂ
اِنَّا اَنزَلنَاہُ پڑہین اور پھر مشایعت کرنیوالے رخصت ہو جائین لیکن ولی میت
باآواز بلند اوس میت کو تلقین کرے اور بعد دفن کے قبر کھودنا جائز نہین مگر
حاشیہ شرایع مین شیخ علی علیہ الرحمہ فرماتے ہین کہ اگر قبر مین کوئی چیز قیمتی گر پڑی
تو اوسکے لئے قبر کھودنا جائز ہے اور اگر کسی شخص نے دریا مین انتقال کیا ہو تو
بعد غسل اور حنوط اور کفن کے اور نماز کے اگر خشکی مین لاکے دفن کرنا ہو سکے
پس یہ مقدم ہے والا میت مین کچھ بوجھ باندہ کے رو بقبلہ دریا مین ڈالدی
یا یہ کہ اوسکو ایک ظرف گلی مین رکھہ کے مُنہ اوس ظرف کا بند کردی اور پھر پانی مین
چھوڑدی پس ان دونو صورتون مین مخیر ہے کہ جسکو چاہی اختیار کری بنابر مشہور کے
اور بعض علمانے دوسری صورت کو مقدم جانا ہے پس یہی صورت خوب ہے
بلکہ احوط ہے آٹھوان امر احکام صاحب عزا مین ہے پس صاحب کو گریبان
چاک کرنا اور کپڑے پھاڑ ڈالنا درست نہین بنابر مشہور کے لیکن پدر اور برادر
کے ماتم مین مضایقہ نہین بلکہ بعض اخبار سے ظاہر ہوتا ہی کہ مستحب ہو اور
عزادار کو لباس کا تغیر کرنا سنت ہی تا پہچانا جائے کہ صاحب عزا ہے مگر منہ پیٹنے
اور زانو پر ہاتھ نہ مارے کہ ثواب اوسکا جاتا رہتا ہے اور چاہیے کہ فریاد و شیون
بھی نکرے بلکہ صبر کرے اور قضائے الٰہی پر راضی رہے اور جانے کہ حقتعالے
صابرونکو اجر بیحساب کرامت فرماتا ہے اور باآواز معتدل رونے مین قباحت نہین ہے
اور وقت مصیبت کے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون کہے کہ اوسکے کہنے سے گناہ گذشتہ
بخشے جاتے ہین اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ جسکا فرزند مرجائے اور وہ صبر
کرے تو بعوض اسکے ہر گزشتہ فرزند کہتا ہو کہ وہ سب سوار ہون اور وہ راہ خدا مین

جہاد کریں اور منقول ہے کہ خداوند عالم جسکو دوست رکھتا ہی اوسکے بہترین
فرزند و نمین سے لے لیتا ہی اور پھر منقول ہے کہ فرزند کے مرنیسے مومن کو لیے
ثواب بہشت ہی خواہ صبر کرے خواہ نکرے اور بہ سند معتبر منقول ہی کہ حضرت
امام جعفر صادق علیہ السّلام وقت مصیبت مین اس دعا کو پڑہتے تھے
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَجْعَلْ مُصِيْبَتِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
لَوْ شَاءَ جَعَلَ مُصِيْبَتِيْ اَعْظَمَ مِمَّا كَانَتْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى الْاَمْرِ الَّذِيْ
شَاءَ اَنْ يَكُوْنَ فَكَانَ **نوان امر** احکام تعزیت مین ہی پس تعزیت کا کم سے کم
مرتبہ یہ ہی کہ صاحب عزا اس شخص کو دیکھہ لے اگر پاس اوسکے جانا اور کلمات صبر
او شکیبائی کے کہنا سنت ہی علی الخصوص بعد دفن کے اور صاحب عزا کو
تین روز تک کہانا بہیجنا سنت ہی خصوصاً ہمسایہ کو اور تین روز سے زیادہ
ماتم نرکہی لیکن عورت کہ شوہر کے لیے چار مہینے اور دس دن ماتم رکہی اور رنگین
کپڑے نہ پہنے اور زینت نکرے دسوان امر زیارت قبر مومنین مین ہی پس
زیارت قبور مومنین کی سنت موکدہ ہے خصوص عزیزونکی اور روز پنجشنبہ
اور روز جمعہ کے جانا سنت ہی پس جسوقت کہ قبرستان میں داخل ہو تو یہ کہی
اَلسَّلَامُ عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ اَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ
اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اور دوسری روایت مین ہی کہ اسکو کہی اَلسَّلَامُ
عَلٰى اَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ
مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اور ایک روایت مین ہی
کہ اسکو کہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنْ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ
اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ رَحِمَ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ
وَالْمُسْتَاْخِرِيْنَ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اور اکثر حدیثونمین وارد ہی کہ جو

شخص نزدیک قبر برادر مومن کے سات مرتبہ انا انزلناہ پڑہے تو روز قیامت کے
خوف سے امین ہوگا اور دوسری روایت مین یون ہے کہ خداوند عالم اوسکو اور
صاحب قبر کو بخش دیتا ہے اور سنت ہی کہ وقت پڑہنے کے قبر پر ہاتھہ رکھے اور
روبقبلہ ہو اور سنت ہی کہ اس دعا کو پڑہے اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ
جُنُوبِھِمْ وَصَاعِدْ اِلَیْکَ اَرْوَاحَھُمْ وَلَقِّھِمْ مِنْکَ رِضْوَانًا وَاَسْکِنْ
اِلَیْھِمْ مِنْ رَحْمَتِکَ مَا تَصِلُ بِہٖ وَحْدَتَھُمْ وَتُونِسُ وَحْشَتَھُمْ
اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اور دوسری روایت معتبر مین ہی کہ اس دعا کو پڑہے
اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ غُرْبَتَہٗ وَصِلْ وَحْدَتَہٗ وَاٰنِسْ وَحْشَتَہٗ وَاٰمِنْ رَوْعَتَہٗ وَاَسْکِنْ
اِلَیْہِ مِنْ رَحْمَتِکَ مَا یَسْتَغْنِیْ بِھَا عَنْ رَحْمَۃِ مَنْ سِوَاکَ وَاَلْحِقْہُ بِمَنْ
کَانَ یَتَوَلَّاہُ بلکہ سنت ہی کہ نزدیک قبر کے سورۂ الحمد اور قل ہو اللہ احد اور
قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور آیۃ الکرسی ہر ایک کو
تین مرتبہ پڑہے اور سورہ انا انزلناہ سات مرتبہ اور جناب رسالت مآب سے
منقول ہے کہ اوس جناب نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قبرستان مین جائے اور گیارہ مرتبہ
سورہ قل ہو اللہ احد کو پڑہے اور ثواب اسکا اوس قبرستان کے مردون کو
بخش دے تو بعدا اون مردون کے اجر و ثواب پاتا ہے اور ایک روایت
مین یون ہے کہ جو شخص آیۃ الکرسی کو پڑہے اور ثواب اسکا اہل قبور کو ہدیہ
کرے تو حق تعالے بعد ہر حرف کے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ روز قیامت
تک اوسکے لیے تسبیح پڑہے اور مخفی نرہے کہ واسطے اموات کے اعمال خیر کا بجا لانا
مسنون ہی اور تخصیص مقبرہ مین جانیکی نہین ہے اگرچہ جانا افضل ہی پس
چاہیے کہ زندے مردونکو فراموش نکرین کسواسطے کہ اعمال خیر سے ہاتھہ
اونکا کوتاہ ہے اور ہر ایک سے اعمال خیر کے امیدوار رہتے ہین پس بعد نماز

فریضہ اور بعد نماز شب کے اُنکے لیئے مغفرت کی دعا کرے اور والدین کے لیئے دعا
زیادہ کرے بلکہ اونکے لیے اعمال خیر مین زیادہ اہتمام بجالائے اور عمدہ اعمال
خیر یہ ہے کہ اونکے واجبات کو ادا کرے کہ جو حیات مین فوت ہوگئی ہون مثل
نماز اور روزہ اور حج کے یا اجارہ دے یا کوئی بے اجرت کی بجالاے بلکہ احادیث
سے مستفاد ہوتا ہے کہ پسر کلان پر قضاء روزہ نماز پدر کی واجب ہوتی ہے
اور حدیث مین وارد ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میت پر شب
دفن سے کوئی ساعت سخت تر نہین پس اپنے مردون پر رحم کرو اور مومنین
محتاج کو کچھ راہ خدا مین خیرات دو اور اگر کوئی چیز نہو کہ راہ خدا مین دیو تو
دو رکعت نماز بجالاؤ کہ پہلے رکعت مین ایک مرتبہ الحمد اور دو مرتبہ سورۂ توحید
پڑہو اور دوسری رکعت مین بعد الحمد کے سورہ الھکم التکاثر دس مرتبہ اور
بعد سلام کے کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَھَا اِلٰی قَبْرِ فُلَانِ
بْنِ فُلَانٍ پس بجاے فلان بن فلان کے نام مردیکا اور اوسکے باپکا
ذکر کرے پس حقتعالے اوسکی قبر پر ہزار فرشتونکو بھیجتا ہے کہ ہر فرشتہ
کے ساتھ ایک لباس اور حلّہ ہوگا اور بعد تنگی کے اوسکی قبر مین وسعت
دیتا ہے جب تک کہ اسرافیل صور پھونکی اور قیامت برپا ہو اور نماز پڑھنے
والیکے لیئے بھی ثواب برابر تمام دنیا کے دیا جاتا ہے اور واسطے اوسکے چالیس
درجہ بلند فرماتا ہے آخوند علیہ الرحمہ نے روایت کی ہے کہ شب دفن مین دو رکعت
نماز ہدیہ میت پڑھے کہ پہلی رکعت مین بعد الحمد کے ایک مرتبہ آیۃ الکرسی اور
دوسری رکعت مین بعد الحمد دس مرتبہ سورہ انا انزلناہ پڑھے اور بعد
سلام کے کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَھَا اِلٰی قَبْرِ فُلَانٍ اور
حدیث مین منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ہر شب

اکیسوین شب کا ہے آٹھوان غسل تیئسوین شب کا ہے نوان غسل شب
عید الفطر کا ہے دسوان غسل روز عید الفطر کا ہے گیارہوان غسل روز عید قربان کا ہے
پس عیدین مین وقت اوسکا طلوع فجر صادق سے دوپہر تک ہی بارہوان غسل
روز عرفہ کا ہے تیرہوان غسل ماہ رجب کی پندرہوین شب کا ہی چودہوان
غسل روز مبعث کا ہی کہ ستائیسوین شہر رجب ہی پندرہوان غسل ماہ شعبان کی
پندرہوین شب کا ہی کہ صاحب الامر صلوات اللہ علیہ کا تولد ہی سولہوان
غسل روز عید غدیر کا ہی کہ اٹھارہوین ماہ ذی الحجہ ہے سترہوان غسل روز
عید مباہلہ ہی کہ چوبیسوین ماہ ذی الحجہ ہے بنا بر مشہور کے اور بعض علما نے
پچیسوین فرمائی ہے اور بعضون نے اکیسوین اور بعضون نے ستائیسوین
اٹھارہوان غسل احرام کا ہی بنا بر مشہور کے اونیسوان غسل زیارت حضرت
سید انام وائمہ کرام کا ہے بیسوان غسل توبہ کا ہی کفر سے ہو یا فسق سی خواہ مرتکب
گناہ کبیرہ کا ہوا ہو خواہ صغیرہ کا اور ایک جماعت نے گناہ کبیرہ کی تخصیص کی ہے
اکیسوان غسل واسطے طلب حاجت کے ہے خداوند عالم سی بائیسوان غسل
واسطے جانے مسجد الحرام کے ہی تیئسوان غسل واسطے جانے حرم کے ہی چوبیسوان
غسل واسطے داخل ہونے خانہ کعبہ کے ہی پچیسوان غسل واسطے داخل ہونے
مسجد نبی کے ہی چھبیسوان غسل واسطے استخارہ کے ہی ستائیسوان غسل واسطے
قضاے نماز خسوف وکسوف کے ہے بشرطیکہ نماز عمداً ترک کی ہو اور تمام قرص کو
گہن لگا ہو اٹھائیسوان غسل ربیع الاول کی سترہوین کا ہی کہ روز ولادت
باسعادت جناب رسالت مآب کا ہے مطلب دسوان احکام تیمم مین ہے
اور اوسمین کئی امر ہین پہلا امر اون شرطون کے بیان مین ہی کہ جنکی سبب سی
تیمم صحیح ہوتا ہی اور وہ کئی ہین پہلی یہ ہے کہ واسطے وضو اور غسل کے پانی

میسّر نہو یا بقدر وضو کے ہو اور غسل کے نہو اور احتیاج وضو کی اور غسل کے لیئے
دونو کی ہو تو واجب ہی کہ وضو کرے اور عوض غسل کے تیمم اور اگر بقدر غسل
کے ہو اور وضو کے نہو تو واجب ہی کہ غسل کرے اور عوض وضو کے تیمم لیکن
جسکے لیے کہ پانی موجود نہو تو پہلے اوسکے لیے پانی تلاش کرنا لازم ہی علی الظاہر
موافق اپنی وسعت اور طاقت کے اور اگر تلاش خود نہ کر سکے تو نائب کرے
اگر عادل بہم پہونچے تو بہتر ہے ورنہ جسکو چاہے اور نائب کرنا لازم ہی اگرچہ باجرت ہو
بنا بر قول احوط کے اور جسطرف کہ پانی کا نہونا ثابت ہو تو اوسطرف تلاش ساقط
ہے اور اگر بقدر واجب کی جستجو می آب مین قصور کرے اور تیمم کرکے نماز پڑہے
تو اس صورت مین لازم یہ ہے کہ جسوقت پانی ہاتھ آئے تو طہارت کرکے نماز کو اعادہ
کرے اگر وسعت وقت مین تیمم اور نماز کے ہو اور اگر وقت مضیق مین تیمم کیا ہو
اور نماز بجا لایا ہو تو اعادہ احوط ہی اور اگر وقت نماز کا تنگ ہو اور وضو یا غسل مین خوف
فوت ہونے نماز کا ہو تو بہ نیت قربت تیمم کرکے نماز بجا لاوے اور پہر احتیاطاً
اعادہ کرے اور اسیطرح جب ازالہ نجاست کی کرنے مین جانے کہ وقت جاتا رہیگا
تو بے ازالہ نجاست کی نماز بجا لاوے اور پہر اعادہ کرے دوسری یہ ہی کہ پانی
میسر ہو لیکن استعمال مین اوسکے کوئی عذر ہو مثل اسکے کہ بیمار ہو اور پانیکی طہارت
سے خوف ضرر کا رکہتا ہو یا کسی مرض کے حادث ہونیکا اندیشہ ہو یا پانیکے صرف سے
احتمال تشنگی کا ہو کہ زمانہ آیندہ مین پانی نظر نہ آئیگا خواہ واسطے انسان کے خواہ
واسطے حیوان کے یا پانی تک پہونچنا ممکن نہو بسبب بُعد کے یا بسبب بیماری
یا ضعف پیری یا تنگی وقت کے یا بسبب خوف جان یا مال یا آبرو کے یا پانی
قیمت سے ہاتھ آتا ہے اور قیمت اوسکی موجود نہین یا پانی کنوین مین ہی اور اوسکے
نکالنے کی کوئی چیز ممکن نہین اگرچہ بقیمت ہو تو ان سب صورتون مین تو تیمم

واجب ہوتا ہے دوسرا امر اون چیزونکی بیان مین ہی کہ جن پر تیمم صحیح ہوتا ہی
پس تراب یعنی مٹی خالص پر تیمم صحیح ہے اور اگر مٹی میسر نہو تو حال ضرورت مین
سنگ پر بھی صحیح ہے بلکہ کپڑیکے غبار یا زین یا گھوڑیکے بال پر بھی ہوسکتا ہی
اگر انسے علیحدہ غبار کا کرنا ممکن نہو سکے والا غبار کو جمع کرکے تیمم کرے اور اگر غبار بھی
ہاتھہ نہ آئے تو گیلی مٹی پر تیمم کو بجالاوے اور اگر پتھر میسر آئے ساتھہ غبار کے
یا ساتھہ گیلی مٹی کے تو احوط یہ ہے کہ دونو پر علیحدہ علیحدہ تیمم کرے اور جسوقت
کہ جنب نے تیمم کیا ہوا اور بعد اسکے حدث اصغر صادر ہوا اور عذر اوسکا ہنوز موجود ہو
تو واسطے نماز کے پھر عوض غسل کے تیمم کرے لیکن جس مقام مین کہ پانی اور خاک
ایک ہی طہارت کے لیے ممکن نہو تو احوط یہ ہی کہ نماز کو بے تیمم اور وضو کے بجالاوے
اور جب طہارت ممکن ہو تو بہ نیت قربت اوسکی قضا بجالاوے تیسرا امر تیمم کے
وقت مین ہے پس پیشتر وقت نماز سے تیمم صحیح نہین اور اس مسئلہ مین کچھہ خلاف
نہین لیکن وسعت وقت مین اختلاف ہی اور بنا بر تحقیق کے وسعت وقت مین
صحیح ہی جسوقت کہ رفع عذر کی امید نہ رکھتا ہو اگرچہ تنگ وقت مین احتیاط ہی
چوتھا امر تیمم کی نیت مین ہی پس نیت واجب ہی اور قصد قربت کافی ہے
اگرچہ قصد استباحت صلوۃ کا بھی ساتھہ قصد قربت کی ہوسکتا ہے پانچوان
امر تیمم کی کیفیت مین ہی پس کیفیت اسکی یہ ہے کہ بعد نیت کی دونو ہاتھہ
زمین پر مارنا ہی اور بعد اسکے اونہین ہاتھونسے مُنہ پر مسح کرنا ہے ابتدائی پیشانی سے
ناک کی جڑ تک اور بعد اسکے بائین ہاتھہ کی ہتیلی سے دہنے ہاتھہ کی پشت پر
مسح کرنا ہے بند دست سے سر انگشتان تک اور بعد اسکے اسیطور سے دہنے ہاتھہ کی
ہتیلی سے بائین ہاتھہ کی پشت پر مسح کرنا ہی اور پے درپے بجالانا احوط بلکہ لازم ہے
اور واسطے مسحونکی ایک ضرب بیچ تیمم بدل وضو کے اور دو ضرب بدل غسل مین

علی الاشہر کافی ہے لیکن احوط دو ضرب ہین مطلقاً پہلی ایک ضرب سی بقصد
وجوب کی مسح سر اور دونو ہاتہہ کا بجالاوے اور پہر دوسری ضرب کے بعد
بقصد قربت مسح ہاتہونکا احتیاطاً کرے اور اگر دو تیمم کرے ایک ایک ضربی اور
دوسرا دو ضربی بقصد احتیاط تو نہایت احتیاط ہے چھٹا امر اون چیزون کے
بیانمین ہے کہ جنکے سبب سے تیمم ٹوٹ جاتا ہے پس معلوم ہو کہ جن چیزونسے کہ وضو
اور غسل ٹوٹتا ہے اونہین سے تیمم بہی ٹوٹ جاتا ہے مگر تیمم کے ٹوٹنے مین ایک
چیز زیادہ ہی کہ استعمال پانیکا ممکن ہو سکے پس اگر تیمم کیا ہو اور نماز شروع نہ کی ہو
اور پانی ہاتہہ آئے تو تیمم ٹوٹ جاتا ہے اور طہارت پانیکی واجب ہوتی ہے اگر
وقت ایسا تنگ نہو کہ گمان کرے کہ پانیکی طہارت سی وقت جاتا رہیگا تو اس
صورت مین تیمم ناقص نہوگا پس اس تیمم سے نماز بجالاوی اور احوط یہ ہی کہ اعادہ بہی
کرے اور اگر بعد نماز کے پانی ہاتہہ آئے تو اگر وقت باقی ہو تو احوط یہ ہی کہ اعادہ کرے
اور اگر اثنائے نماز مین اگرچہ بعد تکبیرۃ الاحرام کے پانی پائے پس نماز کو تمام کرے
لیکن بعد نماز کے طہارت پانیکی کرکے اعادہ کرنا احتیاط ہی خصوصاً اگر قبل رکوع
کے پانی بہم پہونچا ہو باب دوسرا نماز مین ہے اور اوسمین کئی مطلب ہین
مطلب پہلا اون شرطون کے بیانمین ہے کہ جنکی سبب سے نماز صحیح ہوتی ہی
اور وہ کئی ہین پس پہلی طہارت ہی اور مراد طہارت سی وضو اور غسل اور تیمم ہی
کہ ذکر جنکا سابق مین ہوچکا ہے دوسری مکان کا مباح ہونا ہے خواہ عین مکان
ملک سی ہو خواہ منفعت اوسکی بطور کرایہ کے یا صاحب مکان کی اذن سی کہ اوس
مکانمین اذن اوسکا صریح ہو مثل اسکے کہ کہے مین نے اپنے مکانمین نماز پڑہنے کی
اجازت دی یا بفحوی یعنی بطریق اولی مثل اسکے کہ رہنے کی اجازت دی تو نماز کی
اجازت بطریق اولی ہوگی یا اذن اوسکا کسی اور قرینے سے پایا جاتا ہو اور اگر

علمانے فرمایا ہے کہ اگر ظاہر حال شاہد ہو کہ مالک کی اجازت ہی تو کافی ہی مثل
اون باغات کے کہ عمارت نہو اور کوئی اوسمین رہنی اور جانیکو منع نکر ہی اور اسیطرح سے
حمام اور سرائین ہین پس زمین غصبی اور سقف غصبی پر نماز صحیح نہین اور اسیطرح
تخت غصبی پر بھی نماز صحیح نہین خواہ غاصب ہو خواہ غیر غاصب اور اگر غصبیت
سے مطلع نہو تو معذور ہے لیکن بعد علم بغصبیت اعادہ نماز احوط ہی خصوصًا جبکہ
وقت نماز باقی ہو اور جاہل مسئلہ کا معذور ہونا ثابت نہین ہی اور اگر بہول گیا ہو
تو بعید نہین کہ نماز اوسکی بہی صحیح ہو لکن احوط یہ ہی کہ اعادہ کرے مطلقًا اور
اسیطرح جاے سجدہ کا پاک ہونا شرط ہی مگر مصلے کی جگہ کا پاک ہونا کچھہ ضرور نہین
اگر خشک ہو اور باعث تعدی نجاست کا بدن اور کپڑے کی نہو اور مخفی نرہے
کہ اگر کوئی عورت کسی مرد کے پاس نماز پڑہے اور وہ بہی نماز پڑہتا ہو اور درمیانمین
اونکی کوئی چیز حائل نہو اور دس ہاتہہ کا فاصلہ بہی نہو اور مرد مقدم بہی نہو تو بنا بر
قول اکثر قدما کے حرام ہے اور دونو کی نماز درصورت اقتران باطل ہی اور اگر
ایک کی نماز کو تقدم ہو تو دوسرے شخص کی نماز باطل ہوگی خواہ محرم ہو خواہ
غیر محرم ہو اور بعض علما مکروہ جانتے ہین اور رعایت قول اول کی احوط ہی
اور اگر فاصلہ دس ہاتہہ کا ہو یا مرد آگے ہو اور عورت اوسکی پیچہے یا کوئی چیز مثل
دیوار یا پردہ حائل ہو تو کراہت یا حرمت کا احتمال نہین لیکن اگر ایسے مکانمین ہو
کہ فاصلہ دس ہاتہہ کا متصور نہو اور کوئی ایسی چیز بہی نہو کہ اوسکو حائل کرے اور
نہ مرد آگے او سکے بسبب تنگی کے نماز پڑہ سکے پس اگر وقت تنگ ہو تو حرمت
اور کراہت جو کچھہ کہ ہو علی الظاہر زائل ہوگی اور احوط یہ ہے کہ پہر دونو اعادہ
کرین اور اگر وقت وسیع ہو تو پہلے مرد نماز کو ادا کرے اور بعد اوسکے عورت اگر
ملک مکانمین دونو مساوی ہون اور اگر ملک عورت کی ہو تو بدون اوسکی اجازت کے

مرد پہلی نماز نہ پڑہیگا اور مردونکو سنت ہی کہ نماز فریضہ کو مسجد وںمین بجالائین
اور عورتونکے لیے اولی یہ ہی کہ نماز کو گھر مین ادا کرین خواہ واجب ہو خواہ سنت
اور مکروہ ہی نماز پڑہنا بنابر مذہب مشہور کے حمام اور مقابر مین اور اوس مکانمین
مصلّی کو نماز پڑہنا مکروہ ہی کہ شراب یا اور نشہ کی چیز ہو یا آگ اوسکو آتش یا چراغ
روشن ہو یا کوئی تصویر ہو یا مصحف کہلا ہوا ہو اور اگر کسی چیز کو آگے رکھے
کہ حائل ہو اگرچہ کوئی چوب یا کلاہ ہو بنابر مشہور کے کراہت جاتی رہیگی تیسرے
لباس اور فرش کا مباح ہونا ہے کسواسطے کہ مال غیر مین تصرّف روا نہین اور
اسیطرحسے لباس اور بدن کا پاک ہونا شرط ہی کہ نجس بدن اور نجس لباس سے
نماز صحیح نہین لیکن خون کمتر مقدار درہم سے معاف ہی اگر لباس مین ہو اور بدنمین
اگر بقدر نخود ہو تو ظاہراً معاف ہی نہ زیادہ اوسسے بشرطیکہ وہ خون غیر دم نجس العین
یعنی سگ وخوک کافر او رغیر دماء ثلثہ ہو اور اسیطرح نجاست اوس کپڑیکی بہی
کہ جو ساتر عورتین نہو معاف ہی علی الاشہر اور اگر پاک کرے مہا لکن تو احوط ہوگا
چوتھی عورتین کا چھپانا ہی لیکن اگر ظاہر ہو اور نہ جانتا ہو مثل اسکے کہ لنگی یا پائجامہ
پہٹا ہو اور اوس شخص کو اصلا خبر نہو تو نماز مین کچہہ خلل نہین خواہ تمام نماز مین
اتفاق ہو یا بعض مین اور اسیطرحسے اگر بے اختیار اوسکی عورت کہل جاے
اور بدون فعل کثیر کے اوسکو چھپالے تو اس صورت مین بہی نماز مین خلل ہونا ثابت
نہین ہے لکن احتیاط یہ ہی کہ اعادہ کرے اور اگر چھپانا بہول گیا ہو تو احتمال بطلان نماز کا ہی
خواہ تمام نماز مین بہولا ہو یا بعض مین پس وقت مین اعادہ اور خارج وقت مین
قضا لازم ہی بنابر قول احوط کے مگر عورتونکو تمام بدن کا چھپانا واجب ہے سوائے منہ کے
جسقدر کہ وضو مین دہو یا جاتا ہی اور دونو ہاتہونکی کلٹے تک اور دونو پاؤنکی گٹے تک
بلکہ احتیاط یہ ہی کہ سوائے منہ کے کچہہ نہ کہلا ہو اور سر کے بالون کا بہی چھپانا لازم ہی الا کنیز اور

دختر غیر بالغہ کو موے سر کا چھپانا درکار نہین فقط بدن کا چھپانا کافی ہی پس
اگر ایسا باریک کپڑا ہو کہ بدن نمایان ہوتا ہو تو نماز باطل ہے لیکن جسوقت کہ مصلی کو
کوئی چیز بہم نہ پہونچی کہ اپنی بدن کو چھپاے تو ناچار نماز کو برہنہ بجالاے اور واسطے
رکوع اور سجدون کی اشارہ کرے پس اگر ایسا مقام ہو کہ ناظر سی ایمن ہے تو نماز کو کھڑی
ہو کی ادا کرنا ضرور ہی والا بیٹھ کے مگر اپنی بدن کو ہاتھ سی چھپاوے اور اعادہ نماز بعد زوال
عذر احوط ہی پانچوین نیت ہی کہ انشاء اللہ آگے اسکا بالتفصیل بیان ہوگا چھٹی
اوس چیز پر سجدہ کرنا ہی کہ جسپہ جائز ہی مثل زمین کی یا جو چیز کہ اوس سے پیدا ہو بشرط اسکی
کہ عادت مین کہاتی اور پہنتی نہ ہون اور طلا اور نقرہ اور عقیق اور جواہر پر سجدہ درست
نہین اور اسیطرح جیسے گچ اور چونہ اور خشت پختہ پر بہی بنابر قول احوط کی درست نہین
لیکن سنگ غیر معدنی پہ درست ہی اور اسیطرح جیسے چوب صندل پر بنابر مشہور کے
سجدہ جائز ہی اور یہ قول بظاہر قوت رکہتا ہی اور کاغذ پر بہی درست ہی لکن احوط یہ ہے
کہ جب معلوم ہو کہ اصل اوسکی وہ چیز ہی کہ جسپہ سجدہ درست ہی تو سجدہ کری اور کاغذ
آثار دار نہو اور احوط یہ ہی کہ لکہا ہوا بہی نہو اور بعض علمانے باوصف آثار کی سجدہ کو
تجویز کیا ہی اور یہ مشکل ہے پس جسوقت واسطے سجدہ کی مضطر ہو تو جو چیز کہ زمین سے
پیدا ہوئی ہو اوس پر سجدہ درست ہی اگرچہ کہانی اور پہننی مین آئے لیکن وہ چیز کہ جسمین
اختلاف ہی مثل روئی کے کہ بالفعل پہننی مین نہین آتی اگرچہ بعد کاتنی اور بننی کے اوسے
پہن سکتی ہین تو وہ مقدم ہی اور اگر یہ بہی میسر نہو تو اپنے کپڑی پر سجدہ کری اور اگر
یہ بہی ممکن نہو تو سجدہ پشت دست پر کر سکتا ہی لیکن بعد زوال عذر احتیاطاً
نماز کا اعادہ کری اور اگر کوئی شخص نماز مین مشغول ہو اور واسطے سجدہ کے پتہ
آگے رکہے اور وہ ہوا سے اوڑ جاے پس اگر وقت تنگ ہو اور کوئی چیز نہ ملے کہ جسپہ
سجدہ درست ہوتا ہی مگر فعل کثیر سے کہ منافی نماز کا ہی تو ناچار حال اضطرار مین یہ بہی

کہ پھر سجدہ کر سکتا ہی اور اگر وقت وسیع ہو تو بعد تحصیل مسجود علیہ کے نماز کا احتیاطاً اعادہ کرے ساتوین وقت کا داخل ہونا ہی پس جب تک کہ یقین داخل ہونے وقت کا نہو تو نماز کو نہین پڑہ سکتا ہی اگر یقین حاصل کر سکتا ہو اور اگر بسبب ابر یا اور کسی مانع کے سبیل علم و یقین کی مسدود ہو تو گمان پر عمل کر سکتا ہی پس قبل وقت کے نماز صحیح نہین خواہ تمام نماز خارج وقت مین واقع ہوئی ہو یا کچھ وقت اور کچھ غیر وقت مین مگر اوس صورت مین کہ یقین وقت کا حاصل نہو اور گمان غالب ہم پہونچا کے نماز مین مشغول ہو اور بعد نماز کے معلوم ہو کہ وقت نماز کا تھا پس اگر اثنائے نماز مین وقت داخل ہوا ہو تو بنا بر مشہور کے نماز صحیح ہی لکن احوط یہ ہے کہ اعادہ کرے اور اگر تمام نماز خارج وقت مین ہوئی ہو تو اعادہ لازم ہی پس مخفی نرہے کہ وقت نماز صبح کا صبح صادق سے طلوع آفتاب تک ہی بنا بر قول مشہور کے اور یہ قول بظاہر قوت رکھتا ہی لیکن اگر حمرت مشرقیہ ظاہر ہوگئی ہو تو احوط یہ ہی کہ اوس وقت فریضہ صبح بہ نیت وجوب قربت بجا لاوے اور تعیین ادا یا قضا نکرے واللہ یعلم اور وقت نماز ظہر کا اول زوال آفتاب سے عصر کی چار رکعت تک ہی اور مراد زوال آفتاب سے دوپہر کا ڈہلنا ہی اور وقت نماز عصر کا بعد ظہر کے ہی غروب آفتاب تک پس معلوم ہو کہ بقدر چار رکعت کے اول زوال سے مخصوص وقت ظہر کا ہی اور بقدر چار رکعت قبل غروب آفتاب کے خاص وقت عصر کا ہی اور درمیانی وقت دونو کا مشترک ہی اور وقت نماز مغرب کا بعد یقین غروب آفتاب کے ہے اور انتظار زوال سرخی مشرقی کا احوط بلکہ لازم ہی اور وقت نماز عشا کا بعد مغرب کے نصف شب تک پس معلوم ہو کہ بقدر تین رکعت کے اول غروب سے مخصوص وقت مغرب کا ہی اور جسوقت کہ نصف شب مین وقت چار رکعت کا رہے تو وہ وقت مخصوص عشا کا ہی اور درمیانی وقت دونو کا مشترک ہی اور اگر وقت پانچ رکعت کا ہو تو پہلے نماز مغرب کا ادا کرنا لازم ہی اور بعد اسکے عشا اگرچہ عشا کی

دو رکعتین غیر وقت مین واقع ہون اسواسطے کہ حدیث مین آیا ہی کہ جو شخص وقت
ایک رکعت کا بھی پاوے تو اوسنے ساری نماز کو پایا ہی اور اسیطرحسے اگر غروب آفتاب مین
وقت پانچ رکعت کا باقی ہو تو پہلی نماز ظہر کا ادا کرنا لازم ہی لیکن یہ حکم سفر مین باوجود
تحقق شرائط قصر نہوگا کہ وہان ہر چہار رکعتی نماز کی دو رکعتین ساقط ہو جاتی ہین پس
سفر مین اگر غروب آفتاب تک وقت تین رکعت کا بھی پاوے تو دونو نمازون کا بجالانا
لازم ہی اور مراد سفر سے یہ ہے کہ مسافت اوسکی آٹھ فرسخ سے کم نہو اور ہر فرسخ تین میل کا ہی اور ہر میل
چار ہزار ہاتھ کا ہوتا ہے موافق ہاتھ مستوی الخلقہ کے بنابر مشہور کے یعنی قصد اتنی مسافت
یا اس سے زیادہ کا رکھتا ہو اور سوا اسکے اور کئی شرطین ہین وجوب قصر کی کہ کتب فقہیہ مین
مفصل ہین اور مخفی نہے کہ وقت نماز شب کا نصف شب سے طلوع صبح صادق تک ہی پر
جسوقت کہ صبح صادق طلوع کرے تو وقت نافلہ شب کا گذر گیا اور اگر نافلہ شب سے چار رکعت
پڑہ چکا ہو تو بعد صبح کے باختصار اوسکو تمام پڑہ سکتا ہی اور نافلہ شب قبل نصف شب کے
بنابر مشہور کے جائز نہین لیکن اکثر علمانے فرمایا ہی کہ اگر مظنہ بلکہ احتمال اوسکے فوت کا رکھتا ہو مثل
اسکے کہ مسافر ہو یا مثل اسکے کہ جوان ہو اور رطوبت اوسکے دماغ کی مانع بیداری کی ہو تو بعد
عشائین کے نافلہ شب کو بجالاوے لیکن اس تقدیم سے قضاے نماز شب بعد صبح افضل
ہی بلکہ عدم تقدیم احوط ہی اور وقت نافلہ ظہر دوپہر سے جبتک ہی کہ سایہ ہر چیز کا سات حصون مین
سے اوسکی دو حصہ تک پہونچے اور وقت نافلہ عصر چار حصہ تک ہے اور وقت نافلہ مغرب بعد
نماز مغرب کے جبتک ہے کہ سرخی مغرب باقی رہے پس جسوقت کہ سرخی مغرب زائل ہو جاے
تو وقت نافلہ مغرب کا گذر جاتا ہی پس اس صورت مین نماز عشا کو مقدم کرے اور وقت
نافلہ عشا جبتک رہتا ہی کہ وقت نماز عشا باقی رہے یعنی نصف شب تک اور وقت نافلہ
صبح کا طلوع صبح کاذب سے ظاہر ہونے سرخی تک ہی افق مشرق مین اور جائز ہے تقدیم
اوسکی یعنی جب مفردہ وتر سے فارغ ہو تو نافلہ صبح پڑہ سکتا ہی بنابر مشہور کے پس اگر

کوئی شخص نوافل کو اونکے وقت مین بجا نہ لاوے تو قضا کرے اور کوئی وقت قضا کا لازم نہیں ہے
بلکہ جب ہوسکے قضا پڑہے اگرچہ تعجیل قضا مین اولی ہے سوا اوس وقت کے کہ جب قضا اونکی مانع ادائے
فرائض سے اوقات فضیلت مین ہو آٹھوین قبلہ کیطرف منہ کرنا ہے پس نماز فرضیہ مین اگر
دیدہ و دانستہ قبلہ سے منحرف ہوجاے تو نماز باطل ہے اور وقت مین اعادہ اور خارج وقت مین قضا
لازم ہوتی ہے اور اگر کسیطرف نماز بجا لاوے قبلہ سمجہکے یا بہولے سے اور بعد اسکے معلوم ہو کہ اوسطرف
قبلہ نہ تہا تو اگر تہوڑا انحراف ہو تو اعادہ نکریگا اور اگر زیادہ ہو تو وقت مین بنا بر مشہور اعادہ
کرے اور خارج وقت مین کچہہ ضرور نہین اور اگر اشتباہ سے پشت بقبلہ نماز کی ہو تو وقت کے
اور خارج وقت مین اعادہ کرے اور منتہای احتیاط یہ ہے کہ صورت سابقہ مین بہی بعد وقت کے
قضا پڑہے اور اگر رو بقبلہ نہو سکے تو حال اضطرار مین نماز صحیح ہے اگرچہ سواری پر ہو یا پیادہ
چلا جاتا ہو اور واسطے رکوع اور سجدونکے اشارہ کرے پس یہی کافی ہے لیکن واسطے سجدونکے
اشارہ مین زیادہ جہکے تا رکوع اور سجدونمین فرق حاصل ہو اور بعد زوال عذر اعادہ
احوط ہے اور اگر کشتی پر نماز پڑہے تو بنا بر مذہب مشہور کے جائز ہے اور بعض علما جائز نہین
جانتے مگر ضرورتمین پس احوط یہ ہے کہ بدون ضرورت کے کشتی پر نماز نہ پڑہے اگر روان ہو
اور اگر لنگر ڈالا ہوا ہو اور تمام نماز رو بقبلہ پڑہنا ساتہہ استقرار کے متصور ہو تو بے ضرورت کے
بہی نماز درست ہے مطلب دوسرا مصلّی کے اوس لباس مین ہے کہ جس سے
نماز صحیح نہین ہوتی اور وہ کئی ہین پہلی ریشمی لباس ہے کہ نماز مردونکی اوسمین صحیح نہین
خواہ ساتر ہو خواہ نہو بنا بر قول احوط کے ہر چند کہ بعض علما نے ازار بند ریشمین اور کلاہ
ریشمین کو جائز جانا ہے اور ایک جماعت نے سنجاف اور مثل اسکے کو بہی استثنا کیا ہے
لیکن اجتناب اوس سے مردونکو بلا ضرورت شرعیہ مطلقاً احوط ہے اور واسطے عورتونکے
ریشمین لباس منع نہین خواہ نماز مین ہو خواہ غیر نماز مین بنا بر فتوی اور مشہور کے
اور اگر بالکل ریشمین نہو بلکہ سوت یا تار نقرہ یا پشم ماکول اللحم سے ملا کے بنا ہو تو اوسکا

استعمال [illegible] نماز اور غیر نماز دونو مین درست ہی بشرطا اسکے کہ عرف مین اوسی پہ سبب
استہلاک غیر ریشم کی محض ریشمین نہ کہین اور فرش ریشمین کا مضائقہ نہین دوسرے
طلائی لباس ہی کہ نماز مرد دونکی اوسمین بہی صحیح نہین بلکہ استعمال اسکا بہی حرام ہی اگرچہ
غیر نماز مین ہو لیکن اشرفی یا کسی زیور طلائی کو کمر یا جیب مین رکہنا قباحت نہین
اور ایک جماعت نی فرمایا ہی کہ اوس چیز سے نماز صحیح نہین کہ پشت پا کو ڈہانپے اور ٹخنونکو چہپا
پس ترک مین اسکی احتیاط ہی لیکن منع مین کوئی حدیث صریح نظر سے نہین گذری اور
بعض علما نے نعل سندی کی منع کی تصریح کی ہی مگر نعل عربی پہنکے نماز پڑہنا سنت ہے
بنا بر مشہور اور سیاہ لباس سے نماز مکروہ ہی سوائے عمامہ اور ردا اور موزہ کی اور اسیطرحسے
اور بہی رنگین کپڑونسے کراہت ہی جب رنگ اوسکا شوخ ہو خصوصًا جب بہت سرخ ہو
اور اوس کپڑے مین بہی کراہت ہی کہ اوسمین تصویر ذی روح کی ہو اور اسیطرحسے
وہ انگوٹہی کہ اوسمین کسی انسان یا جانور کی تصویر بنی ہو اور احتیاط ترک مین ہی
تیسرے کہال میتہ کی ہی کہ نماز مرد اور عورت دونونکی اس سے صحیح نہین اگرچہ پکائے
اور دباغت کی ہو لیکن اوسکی بال اور پشم کا مضائقہ نہین اگر میتہ جانور حلال ہی ہو
اور اونکو مقراض سے کترا ہو اور اگر جڑ سے اوکہاڑا ہو تو دہو ڈالے اور اسیطرحسے وہ
پوست اور کہال ہی کہ کافر سے لی ہو اور نہ جانتا ہو کہ میتہ کی ہی یا ذبیحہ کی تو حکم اوسکا
بہی میتہ کا ہوتا ہی اگرچہ علم میتہ کا حاصل نہو اور اسیطرحسے وہ چمڑا کہ مشکوک ہو
کہ اوسکو ترایا ہے یا اوس شخص سے کہ حال ہی اوسکی آگاہ نہو تو اوسکا بہی استعمال
نکرے مگر یہ کہ اگر مومن سے لیتے ہوے یا بلد اہل ایمان سے وہ آیا ہو اور جلد میتہ ہونا اوسکا
معلوم نہو تو استعمال اوسکا مطلقًا جائز ہی اور اسیطرح اگر مسلم سے لے یا بلد
مسلمین سے بشرطیکہ یہ نہ معلوم ہو کہ وہ لوگ جلد میتہ بعد دباغت پاک جانتے ہین
والا اجتناب اوس سے اچہا ہی چوتہے حیوان حرام گوشت کی کہال ہی کہ نماز اوس سے

بھی صحیح نہین لیکن غیر نماز مین استعمال اوسکا مضایقہ نہین کہتا بشرطیکہ اسکے کہ اسکو
ذبح کیا ہوا اور وہ قابلیت ذبح اور شکار کی بھی شرعاً رکہتا ہو مثل شیر کے پس اگر شیر کو
پاوے اور اوسکو ذبح کرے بطور شرع کی تو کھال اور گوشت اور چربی اوسکی پاک ہوجاتی ہے
علی الظاہر اور اگر کھال اوسکی دباغت کرکے استعمال کرے تو احوط ہے لیکن پہن کے
اوسکو نماز نہین پڑہ سکتا ہے پانچوین حیوان حرام گوشت کے بال اور رونگٹے مین
کہ نماز انسے بھی صحیح نہین اور استخوان حرام گوشت سے بھی اجتناب احوط ہے
ہان اگر بال یا ناخن اپنے یا اور کسی مسلم کے کپڑے مین لگے ہون تو احتراز لازم نہین چھٹے
نجس لباس ہے کہ نماز اس سے بھی صحیح نہین خواہ شراب سے نجس ہو خواہ خون سے یا اور
کسی نجاست سے ہان لباس مین اگر خون درہم بغلی سے کم ہو سوائے خون حیض و نفاس
اور استحاضہ کے اور سوائے خون نجس العین مثل سگ و خوک اور کافر کے تو نماز مین
معاف ہوگا جیسا کہ قبل ازین مذکور ہوا اور وہ لباس کہ نجاست اوسکی معاف
نہین پس اگر اوسکی نجاست سے مطلع نہوا اور بعد نماز کے کپڑے یا بدن پر پایا پس اگر
وقت نماز کا گذر گیا ہے تو علی الاظہر قضا واجب نہین ہے اور اگر وقت باقی ہے تو اعادہ
نماز احوط ہے لیکن اگر قبل نماز کے شک ہو عروض نجاست مین اور یہ شخص
اہمال اور سستی کرے اور بعد نماز کے یقین ہوجاوے کہ نجس تھا تو اعادہ کرے اور
اگر وقت باقی نہو تو قضا کرے اور اگر اثناے نماز مین دیکھے تو احتیاط یہ ہے کہ اوس
کپڑے کو پھینکدے اگر دوسرا میسر ہو یا آب کثیر مین غوطہ دے اگر ممکن ہو بشرطیکہ اسکے
کہ باعث فعل کثیر اور منافی صلوٰۃ کا نہو اور نماز کو تمام کرے اور احتیاط یہ ہے کہ اعادہ
کرے اور اگر تبدیل اور تطہیر ممکن نہو تو نماز کو قطع کرے اور دوبارہ بجا لاوے اور اگر
بھول گیا ہو اور نماز مین یاد آوے تو نماز کو توڑ ڈالے اور نئے سرے سے شروع کرے
اور اگر بعد نماز کے یاد آیا ہو تو اوس نماز کو اعادہ کرے خواہ وقت ہو خواہ نہو بنا بر

قول احوط کی اور اگر نجاست خون کی کمتر درہم بغلی سی ہو تو معاف ہی اور نماز مین کچھ
خلل نہین مگر بقدار درہم مین اختلاف ہی پس بعضی عالمون نے بقدر پور بالا انگوٹھی کے
فرمایا ہی اور بعضون نے لکھا ہی کہ بقدر پور بالا انگشت درمیانی کے اور بعضونکی کلام سی ظاہر
ہوتا ہی کہ برابر بند انگشت سبابہ کی ہے جو ابہام سی متصل ہی اور بعضونکی نزدیک بقدر
گودال کف دست کے ہے پس اگر بند سبابہ سی بہی کم ہو تو بلا شبہہ معاف ہی اگرچہ بمین ہو اور اگر
بدمین ہو تو بقدر نخود کی یعنی چنی کی برابر علی الظاہر معاف ہی اور اگر بقدر درہم کی ہو تو اوسکو
معاف ہونیمین خلاف ہی اور دہونا اوسکا احوط بلکہ اظہر ہی اور زیادہ کا دہونا واجب ہی
باتفاق علما اور اسیطرحسے اگر نجس وہ کپڑا ہو کہ ساتر عورتین نہو سکی مثل ٹوپی اور
ازاربند اور جراب نجس کے تو یہہ بھی معاف ہی بشرطیکہ اپنی محل پر ہو یعنی جس عضو مین
اوسکو پہنتی ہین اوسی جگہہ ہو نہ اور کسی مقام پر اور خشک ہون اور باعث تعدی
کے نہون اور بعض علمانی دعوی اتفاق کیا ہی اور اسیطرحسے نجس لباس اوس
عورت کا بہی معاف ہی کہ بچہ کو پرورش کرتی ہی بشرطاسکے کہ وہ نجاست سوائے
پیشاب بچہ کے اور کوئی نہو اور سوا اوس کپڑیکی دوسرا بہی ممکن نہو پس ہر روز
ایک مرتبہ اوسیکو دہو ڈالی اگرچہ پہر نجس ہوجائے ساتوین غیر شخص کا کپڑا ہی کہ نماز اسمین
بہی صحیح نہین جبتک کہ واسطے نماز کے اجازت اوسکے کسی قرینہ یا شاہد حال سے
معلوم نہو آٹھوین غصبی کپڑا ہی کہ نماز اسمین بہی صحیح نہین خواہ غاصب ہو خواہ
غیر غاصب لیکن اگر اذن مالک حاصل ہو تو قباحت نہین مطلب تیسرا
نماز واجب مین ہے اور نماز واجب کئی ہین پہلی نماز یومیہ پنجگانہ کہ یہ ہر مکلف پر واجب
ہی پس وہ ہر شبانہ روز مین پانچ نمازین ہین کہ اونکی سترہ رکعتین ہوتی ہین چنانچہ
صبح کی دو رکعت اور ظہر اور عصر اور عشا کی چار چار اور مغرب کی تین ہین
لیکن سفر مباح مین ہر چہار رکعتی نماز کی دو رکعتین ساقط ہوجاتی ہین اور نافلہ

ظہرین بہی ساقط ہی اور نماز نافلہ شب کی باقی رہتی ہی مگر نافلہ عشا مین کلام ہے
اور بنابر مشہور کے یہ بہی ساقط اور رکعتین نوافل کی فریضہ سی دوچند ہین
پس وہ چونتیس رکعتین ہین بنابر مشہور کے ازانجملہ قبل فریضہ صبح کی دو رکعتین
ہین اور قبل ظہر کے آٹہہ اور قبل عصر کے بہی آٹہہ اور بعد مغرب کی چار اور بعد
عشا کی دو کہ ان دونو رکعتونکو بیٹہکر پڑہتی ہین اور حساب مین ایک رکعت ہوتی ہی اور
اوسکو وتیرہ کہتی ہین اور نافلہ شب کی گیارہ رکعتین ہین کہ اتمین سی دو شفع اور
ایک وتر کی ہی پس یہ سب فریضہ اور نوافل ملا کے اکاون رکعتین ہوتی ہین
اور نوافل کی دو دو رکعتین ہین کہ ہر دوسری رکعت مین ایک تشہد اور سلام ہے
مگر وتر کی ایک رکعت ہی **دوسری** نماز جمعہ ہے کہ غیبت امام علیہ السّلام مین اسکی
وجوب مین اختلاف ہی پس جسوقت کہ شرائط جمعہ کی پائی جائین تو بعضے علما
واجب تخییری کہتی ہین اور بعضے واجب عینی اور بعضی جائز نہین جانتی لیکن
حضور امام مین تو یقینی واجب عینی تہی اور غیبت مین قول بوجوب تخییری
خالی رجحان سی نہین مگر بعد نماز جمعہ کے نماز ظہر احتیاطاً پڑہ لے بنابر رعایت
قول اون عالمونکی کہ جو جائز نہین جانتی اور اول وقت نماز جمعہ کا زوال آفتاب ہی
اور ممتد ہونا وقت کا یہانتک کہ غروب آفتاب مین چار رکعت کا وقت باقی
رہی محتمل ہے مگر احتیاط یہ ہی کہ بمجرد زوال کے شروع کری اور تاخیر نکری وھو العالم
تیسری نماز عید رمضان اور عید قربان ہے کہ غیبت امام علیہ السلام مین انکی بہی
وجوب مین اختلاف ہی اور ظاہر اجسوقت کہ شرطین جماعت نماز عید کی موجود
ہون تو وجوب خالی رجحان سی نہین پس مخفی نرہی کہ وقت ان دونو کا طلوع
آفتاب سی زوال تک ہی بنابر مشہور کے اور یہ دو رکعت ہین اور ترکیب اسکی یہ ہے
کہ بعد نیت کی تکبیرۃ الاحرام یعنی اللہ اکبر کہہ کر حمد پڑہی اور بعد اسکے ایک مرتبہ کوئی

اور سورہ پڑہی اور افضل یہ ہی کہ سورہ وَالشَّمْسِ وَضُحٰهَا پڑہی اور بعد اسکے اللہ اکبر
کہکے قنوت پڑہی پس اسیطرحسے پانچ مرتبہ قنوت کو پڑہی اور ہر قنوت کی پہلی تکبیر
بہی کہی اور بعد پانچوین قنوت کی اللہ اکبر کہکے رکوع مین جائے اور بعد رکوع کو سیدہے
کہڑا ہو اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہی اور سجدہ مین جاے اور بعد سجدہ اول کے
سر اوٹہا کر قدری بیٹہی اور پہر دوسری سجدہ مین جاے اور بعد سجدہ دوسرے کی سیدہا ہو کر
ایک لحظہ بیٹہہ جاے کہ اسکو جلسہ استراحت کہتی ہین اور بعد اسکے دوسری رکعت کی لیے
اوٹہی اور سیدہا کہڑا ہو اور اسیطرحسے اوسکو بہی عمل مین لاے اور دوسری رکعت مین
بعد حمد کی ایکمرتبہ سورہ هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ کو پڑہی اور بعض ایات سی
ظاہر ہوتا ہی کہ بہتر یہ ہی کہ رکعت اولی مین سورہ اعلی اور ثانیہ مین وَالشَّمْسِ
پڑہی اور چار مرتبہ قنوت پڑہی اور بعد دوسری سجدہ کی ارام اور اطمینان سی بیٹہہ کی تشہد
اور سلام کو بجا لاے اور نماز سی فارغ ہو اور صورت قنوت کی یہ ہی اَللّٰهُمَّ
اَهْلَ الْكِبْرِيَاۤءِ وَالْعَظْمَةِ وَاَهْلَ الْجُوْدِ وَالْجَبَرُوْتِ وَاَهْلَ الْعَفْوِ
وَالرَّحْمَةِ وَاَهْلَ التَّقْوٰى وَالْمَغْفِرَةِ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذَا الْيَوْمِ الَّذِيْ
جَعَلْتَهٗ لِلْمُسْلِمِيْنَ عِيْدًا وَلِمُحَمَّدٍ ذُخْرًا وَكَرَامَةً وَشَرَفًا وَمَزِيْدًا
اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَاٰلِ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُدْخِلَنِيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ اَدْخَلْتَ
فِيْهِ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ وَاَنْ تُخْرِجَنِيْ مِنْ كُلِّ سُوْۤءٍ اَخْرَجْتَ
مِنْهُ مُحَمَّدًا وَاٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْۤ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ
وَاَعُوْذُ بِكَ مِمَّا اسْتَعَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الْمُخْلَصُوْنَ چوتھی نماز
چاند گہن اور سورج گہن کی ہی کہ یہ بہی واجب ہی پس جسوقت کہ گہن شروع ہو
نماز کو اوسکی ادا کری اور احتیاط یہ ہی کہ انجلا شروع نہونی پاے کہ نماز کو بجا لاے

اور اگر وقت وسیع ہو تو نماز کا طول دینا اور سورہ طویل پڑہنا اور پہر نماز کا اعادہ کرنا
سنت ہی جبتک کہ گہن لگتا جاتا ہی وقت مین وسعت باقی ہی اور جسوقت کہ چہوٹنا
شروع ہو تو نزدیک بعضی عالمونکی وقت جاتا رہتا ہی لیکن بعد تمام انجلا کی وقت کی
فوت مین کچہہ خلاف نہین پس بعد منجلی ہو جانیکے قضا بہی لازم ہوتی ہی اگر عمداً ترک
کی ہو اور اگر بسبب عدم علم کی ترک ہوئی ہو اور معلوم ہو کہ تمام قرص کو گہن نہوا تہا
تو پہر قضا کی حاجت نہین اگرچہ قضا احوط ہی اور اسیطرحسے نماز زلزلہ اور آندہی سرخ
اور سیاہ کی بہی واجب ہی اور اسمین تاخیر روا نہین اور اگر تاخیر کریگا تو گنہگار ہوتا ہی
اور قضا لازم ہی بنا بر قول احوط کی مگر جب علم حاصل نہو تو قضا ثابت نہین ہے
لکن احوط ہی اور نماز زلزلہ کی قضا نہین ہوتی بلکہ تمام عمر تک ادا ہی بنا بر مشہور کی
اگرچہ درصورت تاخیر عمداً و اختیاراً گنہگار ہوگا اور احوط یہ ہی کہ بعد برطرف ہونی زلزلہ کی
بہ نیت قربت پڑہی اور ادا اور قضا کی نیت کچہہ نکری اور اگر وقت نماز حاضرہ یومیہ کا
تنگ ہو خواہ نماز آیات ادا ہو خواہ قضا تو پہلی نماز یومیہ کو بجا لاوے اور بعد اسکے نماز
آیات کو پس معلوم ہو کہ نماز آیات کی دو رکعتین ہین کہ ہر رکعت مین پانچ پانچ
رکوع ہین اور ترکیب اسکی یہ ہی کہ بعد نیت کے تکبیرۃ الاحرام کہکے حمد اور ایک سورہ تمام
پڑہی اور بعد اسکے رکوع مین جاوے اور رکوع سی سر اوٹہا کی سیدہا کہڑا ہو اور فقط تکبیر کہکے
اور پہر حمد اور ایک سورہ پڑہی خواہ وہی سورہ ہو خواہ دوسرا اور بعد اسکے قنوت پڑہکے
اور رکوع مین جاوے پس اسیطرحسے پانچ رکوع بجا لاوے اور پہر دوسری رکعت کی قبل قنوت
پڑہی اور بعد پانچوین رکوع کی سیدہا کہڑا ہو اور سَمِعَ اللّٰہُ لِمَن حَمِدَہٗ کہکے سجدہ مین جاوے
اور سجدہ اول سے سر اوٹہا کی قدری بیٹہے اور پہر دوسری سجدہ مین جاوے اور بعد دوسرے
سجدہ کی اندک بیٹہہ کی سیدہا کہڑا ہو اور پہر اسیطرحسے دوسری رکعت کو بہی عمل مین
لاوے اور بعد دوسرے سجدہ کی تشہد اور سلام کہکے نماز سی فارغ ہو بلکہ یہ بہی ہو سکتا ہی

کہ بعد حمد کو ایک سورہ کی آیات کو پانچ حصہ کرے اور ہر ایک کو قبل ہر رکوع کے پڑہے
اور اس صورت مین پہر حمد پڑہنا ضرور نہین لیکن اور کسی امر مین فرق نہین ہے
یعنی جسطرح قنوت وغیرہ صورت اولی مین بجالانا چاہیے اوسیطرح اس صورت مین
اور اسیطرح دوسری رکعت کو بجالاوے یعنی حمد پڑہے تمام اور اوسکے بعد ایک آیت
کسی سورہ مین سے پڑہے بدستور رکعت اولی لیکن نماز پڑہنا بطریق اول یعنی ہر رکوع کے
پہلے حمد اور سورہ کامل پڑہنا افضل ہے بلکہ وسعت وقت مین مہما امکن احوط ہو
اور قنوت اس نماز مین پانچ ہین پس پہلی رکعت مین دو ہین ایک قبل دوسرے رکوع کے
دوسرا قبل چوتہے رکوع کے اور دوسری رکعت مین تین ہین ایک قبل پہلے رکوع کے
اور دوسرا قبل تیسرے رکوع کے اور تیسرا قبل پانچوین رکوع کے پانچوین نماز نذر و عہد ہے
کہ یہ بہی واجب ہے جب اپنے اوپر صیغہ نذر اور عہد سے واجب کرے پس مخفی نرہے کہ صیغہ
نذر کا عربی مین مثل اسکے ہے کہ کہے لِلّٰہِ عَلَیَّ اِنْ حَصَلَ مَطْلُوْبِیْ اَنْ اُصَلِّیَ
رَکْعَتَیْنِ اور اگر عربی اسکی نجانتا ہو تو زبان ہندی مین یون کہے کہ اگر فلان مطلب
میرا حاصل ہو جاے تو واسطے خدا کی دو رکعت نماز کی پڑہونگا اور اسیطرحسے اگر روزہ کی
نذر کرے یا راہ خدا مین کچہہ دینے کی نذر کرے تو واجب ہوتا ہے اور اگر عہد کرے تو اوسکا بہی
صیغہ عربی مین اسطرحسے کہے عَاهَدْتُ اللّٰهَ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ اور اوسکی بہی
عربی نہ جانتا ہو تو ہندی مین کہے کہ عہد کیا مین نے خدا سے کہ اگر فلان مطلب میرا حاصل
ہو جاے تو دو رکعت نماز کی پڑہون یا دس روپے مومنون کو دون تو اس صورت مین
اوسکا وفا کرنا لازم ہے چہٹی نماز قسم ہے کہ یہ بہی واجب ہے جسوقت عربی مین قسم کہائی
وَاللّٰهِ لَاُصَلِّیَنَّ رَکْعَتَیْنِ تو دو رکعت نماز کی واجب ہوگی اور اگر ہندی مین
کہے کہ قسم خدا کی دو رکعت نماز پڑہونگا تو بہی نماز واجب ہو جائیگی ساتوین نماز
طواف ہے کہ یہ بہی واجب ہے اگر طواف واجبی ہو آٹہوین نماز اجارہ ہے کہ یہ بہی واجب ہے

جسوقت اجازہ لینی سے اپنے اوپر واجب کری نوین وہ نماز ہی کہ باپ سی قضا ہو تو بعد
اوسکی انتقال کے پسر کلان پر واجب ہے کہ اوسکو ادا کری لیکن اسمین کچھ شروط ہین کہ کتب
مبسوط مین مفصل ہین دسوین نماز میت ہی کہ یہ بھی واجب ہے اگر میت کا سن چھ برس سے
کم نہو پس بعد غسل و کفن کے اوسپر نماز پڑہی اور اس نماز مین وضو اور غسل شرط نہین
اگرچہ بہتر ہی اور تیمم بھی بلا عذر ہو سکتا ہی بلکہ لباس اور بدن کا بھی پاک ہونا ثابت
نہین ہے اور بعضی عالم ضرور جانتی ہین تو پاک کرنیمین احتیاط ہی اور ترکیب اس نماز کی یہ ہے
کہ جنازہ کو اپنی سامنی قبلہ کیطرف رکھدی اسطرح سے کہ سر میت کا داہنی طرف ہو نماز پڑہنی والیکی
اور اوسکی کمر کے برابر کھڑا ہو اگر جنازہ مرد کا ہو اور اگر جنازہ عورت کا ہو تو محاذی سینہ کے
نماز پڑہی پیش نماز ہو خواہ منفرد اور بعد اسکے نماز مین مشغول ہو اور اس نماز مین واسطے
جنازہ مومن کی پانچ تکبیرین واجب ہین پس بعد نیت کی بقصد وجوب اللہ اکبر کہی اور
بعد اسکی شہادتین پڑہی اور طریقہ مختصر یہ ہی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہی اور موافق منقول کے شہادتین کو طول دی تو یہ بہتر ہے
اور پھر اللہ اکبر کہی اور بعد اوسکی درود کہی یعنی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
اور پھر اللہ اکبر کہی اور بعد اسکی واسطے مغفرت مومنین کی دعا کری اس طریقہ سی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور پھر اللہ اکبر کہی اور بعد اسکی میت کی لیے دعا کرے
اسطرح سے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِهٰذَا الْمَيِّتِ اور پھر اللہ اکبر کہکی فارغ ہو پس اسقدر
کافی ہی لیکن انکا طول سی پڑہنا بہتر ہی اور اس نماز کی دعائین اور اذکار کئی طرح سے
حدیثون مین حضرت سی منقول ہین از انجملہ ایک یہ ہے کہ بعد تکبیر اول کی اسطرح سے کہے
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ
يَدَيِ السَّاعَةِ اور دوسری مرتبہ اللہ اکبر کہکر اسکو پڑہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی

مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّارْحَمْ
مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَمَا بَارَكْتَ
وَتَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
وَصَلِّ عَلٰی جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اور اللہ اکبر کہکر اسکو پہر اَللّٰهُمَّ
اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَآءِ
مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ بِالْخَيْرَاتِ اِنَّكَ مُجِيْبُ
الدَّعَوَاتِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور پہر اللہ اکبر کہکر اسکو پڑہے
اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ
وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهُ اِلَّا خَيْرًا وَاَنْتَ
اَعْلَمُ بِسِرِّيْرَتِهٖ مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهٖ وَاِنْ
كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ وَاغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ عِنْدَكَ فِيْ
اَعْلٰی عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَهْلِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهُ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور پہر اللہ اکبر کہکر فارغ ہو
اور یہ صورت واسطے میت مرد کی ہے اور اگر میت عورت ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے
اسطرحسے کہے اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذِهٖ اَمَتُكَ وَابْنَةُ عَبْدِكَ وَابْنَةُ اَمَتِكَ
نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰهُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا
خَيْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسِرِّيْرَتِهَا مِنَّا اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ مُحْسِنَةً فَزِدْ
فِيْ اِحْسَانِهَا وَاِنْ كَانَتْ مُسِيْئَةً فَتَجَاوَزْ عَنْهَا وَاغْفِرْ لَهَا
وَاجْعَلْهَا عِنْدَكَ فِيْ اَعْلٰی عِلِّيِّيْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَهْلِهَا
فِي الْغَابِرِيْنَ وَارْحَمْهَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ
اور اگر ایک نماز مین دو جنازہ شریک کریں پس اگر دو نو مرد کی ہون یا ایک مرد کا

اور ایک عورت کا ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا اسطرح سے پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ هٰذَیْنِ عَبْدَاكَ وَابْنَا عَبْدَیْكَ وَابْنَا اَمَتَیْكَ نَزَلَا بِكَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْھُمَا اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسَرَائِرِھِمَا مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ كَانَا مُحْسِنَیْنِ فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِھِمَا وَاِنْ كَانَا مُسِیْئَیْنِ فَتَجَاوَزْ عَنْھُمَا وَاغْفِرْ لَھُمَا وَاجْعَلْھُمَا عِنْدَكَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِھِمَا فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْھُمَا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اور اگر جنازہ دونو عورتونکی ہوں اور نماز مشترک پڑہے تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا اسطرح سے پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھَاتَیْنِ اَمَتَاكَ وَابْنَتَا عَبْدَیْكَ وَابْنَتَا اَمَتَیْكَ نَزَلَتَا بِكَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْھُمَا اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسَرَائِرِھِمَا مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ كَانَتَا مُحْسِنَتَیْنِ فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِھِمَا وَاِنْ كَانَتَا مُسِیْئَتَیْنِ فَتَجَاوَزْ عَنْھُمَا وَاغْفِرْ لَھُمَا وَاجْعَلْھُمَا عِنْدَكَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِھِمَا فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْھُمَا بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اور اگر جنازہ بہت سے جمع ہوں مرد ونکی یا مختلف کچھ مردونکی اور کچھ عورتونکی تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا کو صیغہ جمع مذکر سے پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰؤُلَاءِ عَبِیْدُكَ وَاَبْنَاءُ عَبِیْدِكَ وَاِمَائِكَ نَزَلُوْا بِكَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْھُمْ اِلَّا خَیْرًا وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِسَرَائِرِھِمْ مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ كَانُوْا مُحْسِنِیْنَ فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِھِمْ وَاِنْ كَانُوْا مُسِیْئِیْنَ فَتَجَاوَزْ عَنْھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَاجْعَلْھُمْ عِنْدَكَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِھِمْ فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْھُمْ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

اور اگر سب جنازہ عورتونکی ہوں تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا اسطرح سے پڑہے اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰؤُلَاءِ اِمَاؤُكَ وَبَنَاتُ عَبِیْدِكَ وَاِمَائِكَ نَزَلْنَ بِكَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ

بہٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْھُنَّ اِلَّا خَیْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِسَرَائِرِھِنَّ
مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنَّ مُحْسِنَاتٍ فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِھِنَّ وَاِنْ کُنَّ مُسِیْئَاتٍ
فَتَجَاوَزْ عَنْھُنَّ وَاغْفِرْ لَھُنَّ وَاجْعَلْھُنَّ عِنْدَکَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ
وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِھِنَّ فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْھُنَّ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ
الرّٰحِمِیْنَ اور اگر جنازہ لڑکے کا ہو اور سن اوسکا چھ برس سے کم نہو اور حد
بلوغ کو نہ پہونچا ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے دعا اسطرح سے پڑہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ
لِاَبَوَیْہِ وَلَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجْرًا اور اسیطرح سے اگر جنازہ لڑکی کا ہو اور
وہ بہی سن بلوغ کو نہ پہونچی ہو تو دعا اس طور سے پڑہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لِاَبَوَیْھَا
وَلَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّاَجْرًا اور اگر جنازہ ایسے شخص کا ہو کہ ضعیف العقل ہو
اور مذہب حق و باطل مین تمیز نکرے اور اسی سبب سے سنیون اور شیعون سے
عناد نرکھتا ہو تو بعد چوتھی تکبیر کے اس دعا کو پڑہے خواہ میت مرد ہو خواہ عورت
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَقِھِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ
اور اگر میت کا مذہب معلوم نہو تو بعد چوتھی تکبیر کے اس دعا کو پڑہے خواہ میت مرد ہو
خواہ عورت اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہِ النَّفْسَ اَنْتَ اَحْیَیْتَھَا وَاَنْتَ اَمَتَّھَا اَللّٰھُمَّ
وَلِّھَا مَا تَوَلَّتْ وَاحْشُرْھَا مَعَ مَنْ اَحَبَّتْ اور اگر جنازہ خلاف مذہب یعنی
سنی کا ہو اور بضرورت نماز کا اتفاق ہو تو اوسکے لیے چار تکبیرین ہین بعد چوتھی
تکبیر کے اگرچہ آہستہ سہی یہ کہے اَللّٰھُمَّ اخْزِ عَبْدَکَ فِیْ عِبَادِکَ اَللّٰھُمَّ اَصْلِہٖ
حَرَّ نَارِکَ اَللّٰھُمَّ اَذِقْہُ اَشَدَّ عَذَابِکَ فَاِنَّہٗ یُوَالِیْ اَعْدَائَکَ
وَیُعَادِیْ اَوْلِیَائَکَ وَیُبْغِضُ اَھْلَ بَیْتِ نَبِیِّکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَاٰلِہٖ اور اسیطرح سے اگر جنازہ عورت سنی کا ہو تو یون کہے اَللّٰھُمَّ اخْزِ
اَمَتَکَ فِیْ اِمَائِکَ اَللّٰھُمَّ اَصْلِھَا حَرَّ نَارِکَ اَللّٰھُمَّ اَذِقْھَا اَشَدَّ

احکام اذان و اقامت

عذابك فانهم تولوا الى اعدائك وتعادى اوليائك وتبغض
اهل بيت نبيك صلى الله عليه واله پس نماز سے فارغ ہو +
مطلب چوتھا اذان اور اقامت کی احکام مین ہے پس معلوم ہو کہ اذانکی
اٹھارہ فصلین ہین بنابر فتوی اور مشہور کی چار مرتبہ الله اکبر اور دو مرتبہ
اشهد ان لا اله الا الله اور دو مرتبہ اشهد ان محمدا رسول الله
اور دو مرتبہ حي على الصلوة اور دو مرتبہ حي على الفلاح اور دو مرتبہ
حي على خير العمل اور دو مرتبہ الله اكبر اور دو مرتبہ لا اله الا الله اور
اقامت کی سترہ فصلین ہین اول مین دو تکبیرین کم ہوتی ہین اور بعد حي على
خير العمل کے دو مرتبہ قد قامت الصلوة زیادہ ہوتا ہے اور آخر سے
ایک مرتبہ لا اله الا الله ترک ہو جاتا ہے اور ترتیب فصول شرط ہے کہ جسطور
بیان ہوئی اوسیطرح سے کہے پس واسطے ہر نماز یومیہ اور نماز جمعہ کی اذان اور اقامت
سنت ہے بنابر مشہور کی اور یہ قول ہر چند قوت رکھتا ہے لکن نماز صبح اور مغرب مین احتیاط
یہ ہے کہ اقامت کو ترک نکرے کہ بعض علما واجب جانتے ہین بلکہ اذان کو بھی ترک
نکرے اور پیشتر وقت سے اذان صحیح نہین لکن وقت صبح کیواسطے تنبیہ غافلونکی اذانکی اجازت
ہے اور بعد دخول وقت کے دوبارہ کہنا سنت ہے اور قضا کی نمازونمین ایک مرتبہ اذان اور ہر
نماز کے لیے اقامت جتنی نمازین کہ ایک مرتبہ پڑہے کافی ہے اور اگر بعد فاصلہ کے پڑہے
تو پھر اول دفعہ مین اذان کہے اور باقی نمازونمین فقط اقامت کہنا کافی ہے اور اگر
اذان اور اقامت دونو کو نہ کہے چونکہ بحسب فتوی کی دونو سنت ہین تو بھی مضایقہ
نہین اگرچہ کہنا افضل ہے اور چاہیے کہ اذان کو باواز بلند اور سہولت سے ٹھہر ٹھہر کے
وقف مین طول دیکے کہے مگر اقامت کو بہ نسبت اذانکے ساتھہ آہستگی کی جلد مختصر
وقف سے کہے لیکن عورتین اذان اور اقامت دونو کو آہستہ کہین کہ آواز اونکی

نامحرم نہ سنی بلکہ تکبیر او شہادتین پر اکتفا کر سکتی ہین اور موذن کو دہنی اور بائین التفات
کرنا مکروہ ہی مثل سنیونکی اور اثناء اذان مین بات کرنا مکروہ ہی اور اشہد ان علیاً
ولی اللہ کا تبرکاً کہنا بدون قصد جزئیت اور بغیر تشریع کی مضایقہ نہین کہ جزو
ایمان ہی اور داخل اذان نہین اور اقامت مین بات کرنا کراہت شدید ہی بلکہ
بعد قد قامت الصلوہ کی حرام ہی بنا بر قول بعض علما کی مگر اسلیے کہ امام کو آگے
کرنا یا جماعت کی صفونکو برابر او رسید ہا کرنا منظور ہو تو واسطے اسکے اگر کوئی کلمہ
کہی تو قباحت نہین و الا اقامت کو دوبارہ کہی اور چاہیے کہ موذن مسلمان اور
عاقل ہو تا اذان اوسکی معتبر ہو اور ان شرطون مین کچھہ خلاف نہین مگر شیعہ اثنا عشری
ہونا بنا بر قول احوط کی درکار ہے پس واسطے مومنین کے اذان سنیونکی کافی
نہین اور بعضی حدیثون مین جو آیا ہی کہ نماز پڑہ تو ساتھہ اذان مخالفین کی تو ظاہرا
مراد اس سے یہ ہی کہ وقت عذر کی اگر انکی اذان سے مظنۂ وقت کا بہم پہونچے تو نماز پڑہ سکتا ہے
بعد اذان خود اذان او اقامت کہی اور سنت ہی کہ موذن ساتھہ طہارت کی رو بقبلہ
کھڑا ہو اور وقت کو بھی پہچانتا ہو اور عادل اور بلند آواز ہو لکن بالغ اور آزاد ہونا
کچھہ ضرور نہین اور اکثر علما نے تصریح کی ہی کہ موذن کا مرد ہونا ضرور ہی لیکن واسطے
عورتونکی موذن کا مرد ہونا حاجت نہین رکھتا پس عورت کی اذان عورتون کیواسطے
کافی ہی جب نماز بجماعت پڑہین اور جسوقت کہ کوئی شخص اذان اور اقامت دونوکو
فراموش کری اور نماز مین مشغول ہو اور پیشتر رکوع سے یاد آوی تو اونکی طرف رجوع کرنا
سنت ہی اور نماز پھر سے شروع کری اور اگر عمداً ترک کی ہو تو رجوع درست نہین بنا بر
مشہور کی اور ظہر اور عصر کی نماز مین ایک اذان اور دو اقامت پر اکتفا کری اور اسیطرح
مغرب اور عشا مین بھی اگر درمیان مین انکی نماز نافلہ نہ کی ہو و الا ہر نمازکیلیے اذان
اور اقامت دونو کہی اور اگر مسجد مین ایک گروہ نماز بجماعت ادا کری اور بعد اوسکی دوسرا

گروہ آئے اور وہ بھی چاہیں کہ نماز بجماعت ادا کریں پس اگر جماعت اول سے کوئی صف اپنے
حال پر باقی ہو یہان تک کہ ایک شخص بھی اپنی جگہہ پر تعقیب اور دعا مین مشغول ہو
تو اذان اور اقامت کی حاجت نہین اور یہی حکم ہے واسطے اوس شخص کے کہ بعد
جماعت کے آوے اور نماز تنہا پڑھے جبتک کہ کوئی تعقیب پڑھنے والا باقی ہو جماعت اولے
اور بعد اذان کے اس دعا کو پڑھنا سنت ہے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ قَلْبِي بَارًّا وَعَيْشِي
قَارًّا وَرِزْقِي دَارًّا وَعَمَلِي سَارًّا وَاجْعَلْ لِي عِنْدَ قَبْرِ نَبِيِّكَ
مُسْتَقَرًّا وَقَرَارًا مطلب پانچوان افعال نماز مین ہے اور اوسمین
کئی امر ہین پہلا امر نیت ہے اور مراد نیت سے نماز کا دلمین قصد کرنا ہے اور ادا اور
قضا کا قصد ضرور نہین لیکن اوس صورت مین کہ ظہر ادا اور قضا دونو اوسکے ذمہ ہون
پس انمین سے ایک کا تعین کرنا لازم ہے اور اسیطرح سے قصد واجب اور سنت ہے
مثلاً وقت نافلہ فجر اور فریضہ دونو کا موجود ہو پس چاہیے کہ انمین سے بھی ایک کا
تعین کرے اور اگر نافلہ سے فارغ ہوا ہو یا وقت اوسکا باقی نہو تو قصد وجوب
کچھہ ضرور نہین بلکہ فقط قصد قربت کافی ہے یعنی نماز کرتا ہون قربۃً الی اللہ اور یہ
نہایت سہل ہے لیکن نیت کا ریا سے اور مانند اوسکے خالص کرنا البتہ مشکل ہے
خداوند عالم شوائب اور اغراض دنیویہ سے عبادات مین محفوظ رکھے دوسرا امر
تکبیرۃ الاحرام ہے پس معلوم ہو کہ تکبیرۃ الاحرام واجب ہے اور ارکان نماز مین سے ہے
اور رکن اوسکو کہتے ہین کہ جسکے ترک سے نماز باطل ہوتی ہے خواہ عمداً ترک ہو خواہ
سہواً پس واجب غیر رکن کا سہواً ترک ہو جانا ضرر نہین رکھتا اور صورت
تکبیرۃ الاحرام کی اللہ اکبر ہے اور اس تکبیر کا باواز بلند کہنا امام کو سنت ہے تاکہ ماموم
مطلع اور آگاہ ہون کہ نماز شروع ہوئی مگر ماموم آہستہ کہے بلکہ ایک روایت مین
وارد ہے کہ ماموم کو لائق اور سزاوار نہین کہ اپنی آواز امام کے کان تک پہونچاسے جو

پڑہتا ہی سواے اس تکبیر کی اور بہی چہ تکبیرین ہین کہ سنت ہین اور انکا آہستہ کہنا
بہتر ہی اگرچہ نماز جہریہ ہو اور سب ملاکر حساب مین سات تکبیرین ہوتی ہین پس
بنابر قول اکثر علما جسکو چاہی تکبیرۃ الاحرام قرار دی لیکن ساتوین تکبیرۃ الاحرام کا
قصد کرنا اولی اور احتیاط ہی اور ہر تکبیر کے لیے ہاتہونکو کانونکی لوتک اوٹہانا سنت ہے
مگر ہتیلیان قبلہ کیطرف ہون اور سر سی بلند کرنا مکروہ ہی بنابر مشہور اور بعض علما حرام
جانتی ہین اور قول مشہور بظاہر قوت رکہتا ہی لکن رعایت قول ثانی کی احوط ہی اور
بعد تکبیرۃ الاحرام کی اس دعاکا بہی پڑہنا سنت ہی وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي
فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ عَلٰى مِلَّةِ
اِبْرَاهِيْمَ وَدِيْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَمِنْهَاجِ عَلِيٍّ
حَنِيْفًا مُسْلِمًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَ
مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ
اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ تیسرا امر قیام ہی پس قیام ہنگام تکبیرۃ
الاحرام اور وقت پڑہنی حمد اور سورہ کی واجب ہی لیکن دو مقام مین رکن نماز ہے
ایک تکبیرۃ الاحرام مین بنابر قول احوط کی دوسرا متصل رکوع کی کہ اسکے بہی ترک کی
نماز باطل ہوتی ہی اگرچہ فراموش ہو مگر اون دو مقام کی سوا قیام واجب مین سہوًا
خلل کرنا بنابر مشہور کی ضرر نہین رکہتا لیکن احوط اعادہ نماز ہی اور مراد قیام سی سیدہا
کہڑا ہونا ہی اور ایک جماعت نی تصریح کی ہی کہ قیام مین گردن جہکا دینا مخل نہین
لکن بہتر یہ ہی کہ گردن بہی نہ جہکاوی اور دونو پاؤن پر کہڑا رہنا واجب ہی اور اگر بوجہ
بدن کا کاہی دہنی پاؤن پر اور گاہی بائین پاؤن پر دے تو بعضی روایات سے جواز
معلوم ہوتا ہی لیکن استقرار یعنی ایک حال پر ثابت رہنا شرط ہی اسطرحسی کہ حرکت
نکری بلکہ اعضاے قیام ساکن رہین اور اگر تہوڑسی حرکت کری تو قرأت مین قصد

کرے اور ہلتا نہ رہے اور احوط یہ ہے کہ ایسی چیز پر کہڑا نہ ہو کہ اوسپر پاؤن قائم نہون
مثل برف کے یا مثل اوس روئی کے کہ دہنسکی ہو اور اوسمین پاؤن چلے جاوین اور یہ بہی
شرط ہے کہ کسی چیز پر سہارا نہ دے مثل دیوار یا عصا کے ورنہ نماز باطل ہوگی لیکن
اوس مریض کو مضایقہ نہین کہ بدون اسکے کہڑا رہنا ممکن نہو سکے بلکہ اسکو ضرور
لازم ہے کہ دیوار یا عصا یا کسی شخص کے ہاتہہ پر تکیہ کر کے کہڑا ہو اور اگر اس سے بہی
عاجز ہو تو نماز کو بیٹہہ کے بجا لاوے جبتک کہ کہڑے رہنے کی قدرت حاصل نہو
اور اگر حمد یا سورہ پڑہنے مین طاقت بہم پہونچاوے تو کہڑا ہونا ضرور ہے لیکن کہڑے
ہونے مین قرأت نکرے بلکہ بعد کہڑے ہو جانیکے بقیہ حمد او سورہ کو تمام کرے بنا بر
فتوی اور مشہور کے اور اسیطرح سے بیٹہنے کے بہی کئی مراتب ہین مثل قیام کے پس پہلے
سیدہا بیٹہنا ہے اور اگر اس سے بہی عاجز ہو تو جہکا ہوا بیٹہے اور اگر اس سے بہی عاجز ہو تو
تکیہ لگاکے بیٹہے اور اگر اسکی بہی طاقت نہو اور کسی طور سے بیٹہنا ممکن نہو سکے تو لیٹ کے
دہنی کروٹ سے رو بقبلہ نماز کو ادا کرے ورنہ بائین کروٹ سے رو بقبلہ ہو کے نماز کو بجا لاوے
ورنہ چت ہوکے اور پاؤن قبلہ کیطرف کردے اور واسطے رکوع اور سجدونکے اشارہ کرے
اور سجدونکے لئے اشارہ زیادہ کرے تاکہ رکوع اور سجدونمین تمیز حاصل ہو اور احتیاط یہہ ہے
کہ اگر ہو سکے تو سر کو تکیہ پر سے اوٹہاکے سجدہ گاہ پر رکہے اور اگر نہ ہو سکے تو پیشانی پر سجدہ گاہ
یا اوس درخت کا پتہ کہ اوسکو کہاتے نہون رکہہ لے اور اگر قیام ہو سکے لیکن واسطے رکوع
اور سجود کے جہکنا نہو سکے یا بیٹہنا ہو سکے اور جہکنا نہو سکے تو بہی چاہیے کہ اسیطرح سے
واسطے رکوع اور سجدونکے اشارہ کرے بشرطیکہ اسکے سجدہ گاہ کو بلند کر کے سجدہ نکر سکے
چوتہا امر حمد اور ایک سورہ پڑہنا اور اوسمین کئی مسئلے ہین پہلا مسئلہ یہ ہے
کہ ہر نماز واجب کی رکعتین اولین مین حمد واجب ہے اور اسمین کچہہ خلاف نہین
اور دوسرا سورہ بعد حمد کے واجب ہے علی الاشہر وہو الاحوط مگر نماز نافلہ مین

فقط حمد پر اکتفا کر سکتا ہی اور دوسرا سورہ درکار نہین خواہ ضرورت ہو خواہ نہو پس
نماز فریضہ مین ترک سورہ بغیر ضرورت کی جائز نہین اور ضرورت مین جائز ہے
خواہ بسبب ناطاقتی بیماری کی ہو یا خوف کی یا تنگی وقت کی یا کوئی حاجت درپیش ہو
کہ اوسکی فوت سی مضرت رکہتا ہو توان سب صورتونمین ظاہرًا اشکال نہین
مگر بدون ضرورت اور اضطرار کی اگر سورہ کو عمدًا ترک کری تو نماز باطل ہی بنا بر
فتوی اور مشہور کے بلکہ درصورت ضرورت بہی اعادہ احوط ہی اور معلوم ہو
کہ تنگ وقت مین ایسا سورہ طولانی پڑہنا درست نہین کہ بسبب اوسکے
وقت نماز کا فوت ہو جاے اور اگر بسبب نسیان کی ایسا اتفاق ہو تو قبل نصف
سورہ کی دوسری سورہ مختصر کیطرف عدول کرے دوسرا مسئلہ یہ ہی کہ بسم اللہ
ہر سورہ کا جزو ہی سواے سورۂ برات کی اور اسمین بہی کچہہ خلاف نہین پس چاہیے
کہ قبل بسم اللہ کی سورہ کو تعین کری بقصد اوس سورہ کی بسم اللہ کہی اور جسوقت
کہ بقصد سورہ معین کی بسم اللہ کہی پس اگر سورۂ توحید یا قل یا ایہا الکافرون ہو تو اوسکو
تمام کری اور اگر اور سورہ ہو تو اگر نصف تک نہ پہونچا ہو تو عدول کر سکتا ہی بنا بر مشہور
کی اور بعد اسکی محل تامل ہی اور ایک سورہ کو دو رکعتین نماز واحد کی پڑہنا مکروہ ہے
سواے سورۂ توحید کی تیسرا مسئلہ یہ ہی کہ حمد اور سورہ کا باواز بلند پڑہنا مردون پر
واجب ہے بنا بر فتوی اور مشہور کی صبح کی دونو رکعتین اور مغرب اور عشا کی پہلی
دو رکعت مین اور باقی رکعتونمین اور نماز ظہر مین آہستہ واجب ہے مگر بسم اللہ کا باواز
بلند کہنا درست ہی بلکہ یہ علامت ایمانکی ہی اور ثواب رکہتا ہی خواہ امام ہو خواہ
منفرد اور تسبیحات کا آہستہ پڑہنا احوط ہی لیکن عورتین مختار ہین مقام جہر مین
خواہ حمد یا اور سورہ باواز بلند پڑہین خواہ آہستہ اگر آواز اونکی نامحرم نہ سنی والا آہستہ
پڑہنا متعین ہی اور مقام اخفات مین اخفات لازم ہی بنا بر مشہور کی اور ظاہرا نسبت